

بد مذہب پر سختی کرنے پر یک صد (۱۰۰) احادیث کا نادر مجموعہ

الرَّابِعُونَ شِدَّت

تخریج
شَدَّہ



مؤلف

غازی ملت حضرت علامہ مفتی

محبوب علی خان ضوی

ترقیب و تخریج

حافظ محمد اسرار حسین شتی

ناشر

عوثیہ ہرکت خانہ



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	اربعین شدت
مصنف	حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان رضوی
تحریر و نظر ثانی	حضرت علامہ مفتی فضل احمد چشتی صاحب
تخریج و تدوین	حافظ محمد صابر حسین چشتی
اشاعت اول	شوال المکرم ۱۴۲۹ھ
اشاعت دوم	شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ
ناشر	غوثیہ کتب خانہ مغل پورہ، لاہور

ملنے کے پتے

نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ملک محمد سرفراز صاحب ملتان

فہرست

24	6	فاسق کی مدح پر اللہ کا غضب	انتساب
25	7	بد مذہب کی توقیر؟	عرض ناشر
25	9	اسلام ڈھانے پر اعانت	تصلب فی الدین
26	13	مرتبہ حصول ابدال	استثناء
26	13	کیا تو نے میرے لئے دوستی یا دشمنی کی	الجواب
27	14	ایمان کی مضبوطی	کافروں کے ساتھ سختی کرنے کا حکم
27	16	کامل ایمان کی علامت	کافر کو جواب
27	17	رسول اللہ ﷺ کی دعا	عتبہ کیلئے بد دعا
28	18	بد مذہب سے کوئی رشتہ نہ رکھو	مرتدین کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے
29	19	بد مذہبوں سے جہاد کرو	فائدہ
	19	بد مذہبوں کے جہلوں میں شرکت کرنے والے	نماز میں کافروں پر لعنت
29	19	علماء پر لعنت	فائدہ
30	20	فائدہ	قبیلہ مضر کیلئے قحط سالی کی دعا
30	20	آبادی کی بربادی خاموشی پر	فائدہ
	21	بد دین سے دور رہنے پر	اللہ کافروں کے گھروں کو آگ سے بھر دے
31	21	اللہ کا انعام	فائدہ
	21	صحابہ کرام اور بزرگان	بد مذہبوں سے ترش روئی سے پیش آؤ
31	22	دین پر سب و شتم	قدریوں کے پاس نہ بیٹھو
32	22	مشرکین کی مذمت کرنے کا حکم	بد مذہبوں سے نفرت کا حکم
32	23	کافروں کی برائیاں بیان کرو	فائدہ
32	23	مشرکوں کے محبوب خاہر کرنے پر روح القدس مدد کرتے ہیں	اللہ کے دشمنوں سے نفرت ایمان کی علامت ہے
33	23	حضرت حسان کیلئے منبر بچھایا جاتا	فائدہ
34	24	صحابہ کرام کا اپنے اشعار سے کافروں کو عار دلانا	فاسق کی تعریف پر آسمان مل جاتا ہے

- بد مذہب سے زبان سے جہاد کا حکم 35
- بد مذہب سے دشمنی پر ایمان کا مل 37
- بد مذہب سے ہمارے میں سیدنا طویل کا فتویٰ 37
- افضل عمل 38
- باطل کی محبت بہرہ کر دیتی ہے 38
- ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرنا بیکار کوشش 38
- عصیت کیا ہے 39
- ناحق طرفداری کرنے کی ممانعت 40
- مومن کے سوا کسی کے پاس نہ بیٹھ 41
- بغض و عداوت صرف اللہ کیلئے ہو 42
- اللہ کے نزدیک محبوب عمل 42
- تمہاری کس سے دوستی ہے 43
- دین کا دوا و دمار 43
- افضل ترین ایمان 44
- جھوٹے دھوکہ باز سے دور رہنا 46
- بد مذہبوں کی شناخت 46
- آخری زمانہ کے بد دینوں سے پناہ مانگو 47
- گستاخ صحابہ سے کوئی تعلق نہ رکھو 47
- مرتدین کون؟ 48
- مرتدین کی پہچان اور جنگ کا حکم 48
- میرے اصحاب کو برا کہنے والوں سے تعلق نہ رکھو 49
- امت کے بدترین لوگ کون؟ 50
- منافق کی پہچان 50
- بد مذہب کا کوئی عمل قبول نہیں 51
- بد مذہب جہنمی ہے 51
- منافق اور بد مذہب کی تعظیم اللہ کی ناراضی کا سبب ہے 52
- قاجر کی برائیاں بیان کرو 53
- لعنت کب پڑتی ہے 54
- مشرکوں سے میل جول نہ رکھو 54
- مشرکوں سے تعلق نہ رکھو 55
- بد مذہبوں سے شرکت اور مسلمان کو ڈرانا 55
- ایچھے برے ہم نشین کی مثال 55
- مصاحب پر قیاس 56
- برے ہم نشین سے دور بھاگو 56
- حشر اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت ہوگی 56
- فائدہ 56
- اللہ کے دشمنوں پر لعنت کرو 57
- یوم قیامت اسی گروہ سے اٹھے گا 57
- علامہ احمد بن الحسین کا فتویٰ 57
- گمراہ کرنے والے لیزروں سے دھال سے باز رہو 58
- جاہل عابد اور تباہ کار علماء سے بچو 58
- دل کے منافق سے خطرہ 59
- بد دینوں سے نفرت نہ کرنے پر یوں برا اللہ کا غضب 59
- بد مذہبوں کے ساتھ صلہ بھی عذاب میں گرفتار 60
- برائی کو فتح کرنے کی کوشش کرو 61
- بد مذہبوں کا طاقت کے موافق رد کرو 62
- فرمان سیدنا غوث الاعظم علیہ السلام 62
- ایک شخص کے سلام کا جواب نہ دیا 62
- فائدہ 63
- اس کی آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے 63

63	صحابہ اکرام اور آئمہ دین کے اقوال	رشتہ کی کپڑا پہننے پر سلام کا جواب نہ دیا
64	مردین زکوٰۃ سے جنگ	فائدہ
64	خارجیوں سے حضرت علی کی جنگ	بندر اور سوربن ک قبروں سے ٹکلیں گے
64	حضرت ابن عمر کا بد مذہب کے سلام کا جواب نہ دینا	فائدہ
65	امام حسین کا زین الدین کی بیعت سے انکار	بنی اسرائیل کی پہلی خرابی
66	امام محمد بن سیرین کی بد مذہبوں سے نفرت	فائدہ
66	حضرت ابوبختیانی کا بد مذہب سے روگردانی کرنا	یوم قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی
66	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بد مذہب کو جواب نہ دینا	نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہونے والے
66	حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے	فائدہ
67	صحابہ کرام کی وصیتیں	اللہ کا دوست
68	بد مذہبوں کے بارے میں فرمانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	سایہ رحمت
68	علامہ تکتازانی کا فرمان	اللہ کیلئے دوستی
69	ملا علی قاری کا فرمان	یا قوت اور زبرد کے بالا خانے
69	علامہ شامی کا فرمان	بد مذہب جہنم کے کتے ہیں
70	امام احمد رضا خان کا فتویٰ	بد مذہب جانوروں سے بھی بدتر ہیں
70	بد مذہب سے دوستی پر ایمان کی چاشنی ختم	انبیاء کرام اور شہداء کا رنج کرنا
71	امام غزالی کا فرمان	مسلمان کے مسلمان پر حقوق
72	بد مذہبوں سے کنارہ کشی صالحین کا طریقہ ہے	ملک شام اور یمن کے برکت کی دعا اور نجد کیلئے؟
73	حضرت مجدد الف ثانی کا فرمان	سونے کی انگوٹھی پھینک دی
74	خلاصہ	فائدہ
75	تقدیقات و لکشا	مسلمان کیلئے عظیم بشارت
75		فائدہ
76		امت کے مجوس
76		حق بات کو چھپانا شریعت کا انکار ہے
77		فائدہ

انتساب

امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت ماحی بدعت؛
قاطع رافضیت؛ نیچریت و وہابیت؛ پاسبان شان رسالت حجۃ
الاسلام سیدی الشاہ

امام احمد رضا خاں قادری نوری برکاتی فاضل

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

قطب زماں امام الواصلین زبدۃ العارفین حضور پیر سید

امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز

مہر آباد شریف ضلع لودھراں کے نام

جن کی زندگیاں ”الحب فی اللہ والبغض فی اللہ“
کی کامل تفسیر تھیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر العباد حافظ محمد صابر حسین چشتی

عرض ناشر

الحمد للہ! سارے اعمال پر بھاری عمل جلال محمدی ﷺ کے نور کی کرنوں کا مجموعہ انوار و تجلیات الہی کے حصول کا ذریعہ، مسلمانوں کے منشور کا جزو اعظم، مسلمانوں کی بلندی کا راز، ایمان کی حفاظت کا ہتھیار، اسلام اور مسلمانوں پر ہونے والے حملوں کے دفاع کی ڈھال، مسلمانوں کی شفاء، کتاب مستطاب ”اربعین شدت“ (تخریج شدہ) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کچھ دن پہلے ایک دوست نے فرمایا کہ میں نے بہاول پور مکتبہ پر اربعین شدت دیکھی ہے نام سن کر چونک پڑا زیارت کی گزارش کی تو وہ ۲ دن بعد کتاب لے آئے دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ میری مسرت دیکھ کر وہ فرمانے لگے کہ آپ اس کی تخریج کریں اور نئی کتابت کے ساتھ شائع کر دیں۔ میں نے اسی دن سے تخریج شروع کر دی تقریباً نصف کتاب کی تخریج کر چکنے کے بعد اشاعت کی طرف خیال گیا، چونکہ مالی طور پر وسائل نہ تھے پریشانی لاحق ہوئی اسی دوران کچھ کتب کی دستیابی کی خاطر میں استاذ العلماء فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مقصد حاضری عرض کیا آپ نے کتاب دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا مکمل راہنمائی فرمائی اس سے پہلے میں کئی لائبریریوں پر اور کئی علماء کے پاس حوالہ جات کیلئے جا چکا تھا لیکن جو خلوص، محبت اور درودین میں نے آپ کے یہاں دیکھا وہ کہیں اور دیکھنے میں نہیں آیا ایک دن آپ نے فرمایا کہ اس کی اشاعت ضرور اور جلدی ہونی چاہیے۔ میں نے مالی عذر عرض کیا

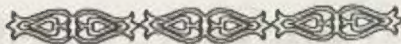
آپ نے متوکل علی اللہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ جب تخریج مکمل ہوئی تو میں نے نسخہ بغرض تصحیح آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے تصحیح فرما دی اور ساتھ ہی آپ نے کتاب کی اشاعت کے اخراجات کے متعلق پوچھا تو میں نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ چند دن بعد آپ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے کتاب کی بلاتاخیر اشاعت کا حکم ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت علامہ چشتی صاحب کے تعاون سے کتاب کی اشاعت ممکن ہو سکی۔

یوں آپ کی تحریک پر یہ کتاب چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
دعا فرمائیں۔ اللہ رب العالمین ہمیں اسی طرح بامقصد کتب کی اشاعت کی توفیق فرمائے۔ آمین

آپ کا مخلص

مدیر غوثیہ کتب خانہ

مین بازار عجاہد آباد مغل پورہ، لاہور



تصلب فی الدین

نحمدہ، ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی الکلام المجید۔

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا، اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔ (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲)

مذہب اسلام کے احکام میں سے کسی حکم کا انکار یا کسی کا استخفاف یا کسی کا استہزاء کرنے والا یا ضروری عقیدے، نظریے کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ خود کو مسلمان کہتا پھرے خلاصہ یہ کہ مسلمان ہونے کیلئے مسلمان کہلانا کافی نہیں ہے بلکہ اسلامی عقائد و نظریات رکھنا بھی ضروری ہے جیسا کہ امام احمد رضا نے فرمایا: فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو یا جماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے بدن اس کا

روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے، واللہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہیں جب تک حضور پر نور ﷺ کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لے کر آئے تصدیق نہ کرے۔

ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو ان میں سے ایک کا بھی انکار ایسا ہے جیسا 'نوسونادے' کا

اسی لئے سیدی امام اہلسنت رحمہ اللہ نے بد مذہبوں سے دوستی وغیرہ پر دردمندانہ انداز میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب خبا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے کی تمیز دے، ارے کس کے دوست دشمن؟ محمد رسول اللہ ﷺ کے دوست دشمن؟ افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو پہچاننے اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں ان کے بدگوئیوں انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے کیا قیامت نہ آئے گی؟ کیا حشر نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا نہیں؟ کیا ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلاتا نہیں؟

مسلمانو! اللہ عزوجل سے ڈرو، رسول اللہ ﷺ سے حیا کرو۔ اللہ عزوجل توفیق دے آمین۔

اس بات کو مزید سمجھنا ہو تو معاشرہ پر نظر کرو اور دیکھو کہ سیاسی پارٹیوں کے منشور سے بے وفائی کرنے والے کی رکنیت ختم کر دی جاتی ہے۔

ملکی غلیظ قوانین کی مخالفت سے قید کر دیا جاتا ہے (علی حد القیاس) تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کے دشمنوں پر سختی نہ کی جائے۔

اس وقت میرے پیش نظر امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدی الشاہ امام احمد رضا

قادری بریلوی رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان ہے جب آپ کو کسی نے تحریر میں سختی نہ کرنے کے بارے میں مشورہ دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ حضور کی کتابوں میں بد مذہبوں کے عقائد کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہے کہ نیچری تہذیب کے مدعی لوگ چند سطریں دیکھ کر کتاب رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں گالیاں بھری پڑی ہیں لہذا حضور زری اور خوش بیانی سے بد مذہبوں کا رد فرمائیں یہ سن کر آپ آب دیدہ ہو گئے اور فرمایا میری تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور بد مذہبوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر قلم کرتا لیکن تلوار سے کام لینا اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے۔ تو میں قلم سے ان بے دینوں کا شدت سے رد کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے مبارک عمل تھلب فی الدین کا اثر تھا کہ آپ کے خلفاء تلامذہ اور تلامذہ تلامذہ و متعلقین بھی اس مبارک عمل الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا مصداق نظر آتے ہیں ”صاحب اربعین شدت“

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم محمد محبوب علی خاں صاحب رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ حزب الاحناف کے مایہ ناز فاضل اور ریاست پٹیالہ کے نامور راسخ العقیدہ سنی حنفی مفتی اعظم اور غازی ملت کے لقب سے ملقب رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ”اربعین شدت“ تحریر فرما کر نیچریت و ہایت کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ گویا بالفاظ دیگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے اس اعلان کو عام فرمایا ہے۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

الفلمیر

فضل احمد الجشتی لاہوری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آيَةُ الْكُرْسِيِّ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ
 سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
 وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
 عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
 أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ
 بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ
 كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ
 حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو نقشبندی مجددی ہونے کا دعویدار ہے کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کافروں مشرکوں کے ساتھ نرمی کی رواداری برتی اور اسی کی تعلیم دی اور کسی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ کافروں بد مذہبوں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ سختی کرو۔ پھر ہم کیوں نہ ان سے اتحاد کریں۔ لہذا عرض ہے کہ اس مضمون کی حدیثیں بیان فرما کر ہم غربائے اہلسنت کی رہنمائی فرمائیں۔ بیہوا توجروا۔

مرزا غلام نظام الدین قادری برکاتی

نوری ہدایت رسولی۔ سورت محکمہ کھارداواڑ

الجواب:-

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا وَرَحْمَةً الَّذِي قَالَ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَأَتَمُّ الصَّلَاةِ وَأَدْوَمُ التَّسْلِيمَاتِ عَلَى حَبِيبِهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ الرَّؤْفِ الرَّحِيمِ بِالْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِ الْقَاهِرِينَ عَلَى أَعْدَاءِ الدِّينِ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْمُخْتَارِ وَإِلَيْهِ الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ الَّذِينَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَأَشْدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ وَعَلَى أٰلِهِ سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ الَّذِي قَدَّمَهُ عَلَى رِقَابِ جَمِيعِ الْأَوْلِيَاءِ الْقَتَالِ السَّمَاوِيِّ عَلَى كُلِّ مُرْتَدٍّ وَجَاحِدٍ الَّذِي قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُرِيدِي جِهَدًا فَإِنَّا جَاهِدُونَ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْأَكْرَمِ

وَالِهٖ وَصَحْبِهٖ النَّاصِرِينَ لِلَّذِينَ الْأَقْوَمُ۔ وَعَلَى إِمَامِ أَهْلِ السُّنَّةِ مُرْشِدِنَا
 الْمَجِيدِ الْأَعْظَمِ الْأَسْوَدِ لِمَنْ أَحَبَّ فِي اللَّهِ وَالْقُدْوَةِ لِمَنْ أَبْغَضَ فِي اللَّهِ ثُمَّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ الْمَكِينِ وَالِهٖ وَصَحْبِهِ وَعَلَيْهِمَا وَعَلَى
 جَمِيعِ أَهْلِ سُنَّتِهِ وَجَمَاعَتِهِ الَّذِينَ هُمْ أَئِمَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ وَأَعِزَّةٌ عَلَى
 الْكَافِرِينَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى
 الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

زید اپنے اس قول بدرت از بول سراسر کذاب و مفتری علی اللہ و الرسول ہے ہر ایک
 مسلمان و دیندار جو کچھ بھی عقل سے کام لے وہ خود کہہ سکتا ہے کہ زید کا وہ قول سراسر غلط
 ہے۔ کیونکہ رب کریم جل جلالہ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب ﷺ کو یوں حکم فرمایا۔

کافروں کے ساتھ سختی کا حکم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (سورة التوبة آیت ۷۳)
 ترجمہ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی ﷺ) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں
 پر اور ان پر سختی کرو۔

اور فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ

فَاكْصِدْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

یعنی اے حبیب محترم جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا بیان کر دیجئے
 اور مشرکوں سے روگردانی کر لیجئے۔

تو زید کے ناپاک قول کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ نے خدا کے
 حکم کے خلاف کیا کہ حکم الہی تو غلطت و اعراض کا دیا گیا مگر اس کے خلاف اتفاق و
 اتحاد برتا گیا۔ یہ نہ کہے گا مگر طحہ بے دین یا صلح کلی بدوین رب کریم جل جلالہ تو اپنے
 پیارے محبوب ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یوں مدح سرائی فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

ترجمہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت مہربان اور دوسری جگہ یوں تعریف فرمائی۔

أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ

ترجمہ ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں اور تفسیر مدارک شریف میں ہے۔

وَبَلَّغَ مِنْ تَشْدِيدِهِمْ عَلَى الْكُفَّارِ أَنَّهُمْ كَانُوا يُحَرِّزُونَ مِنْ ثِيَابِهِمْ أَنْ

تَلَزُقَ ثِيَابُهُمْ وَمِنْ أَثَدَائِهِمْ أَنْ تَمَسَّ أَثَدَائِهِمْ

ترجمہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے

اور ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کفار و مشرکین پر جہاد کیلئے لشکر روانہ فرمائے اور چند بار خود بنفس نفیس میدان جنگ میں جلوہ افروز ہو کر لشکروں کی کمان فرمائی تو کیا کافروں پر لشکر کشی کرانا اور خود بھی بعض موقع پر فوج اسلامی کی کمان فرمانا ان کے خون بہانا ان کے بچوں کو یتیم ان کی عورتوں کو بیوہ بنانا یہ کفار کے ساتھ دوستی و اتحاد ہے؟ اسی کا نام صلح کلی اور نرمی ہے؟ چونکہ سوال میں احادیث کی فرمائش ہے۔ لہذا اس وقت حضور پر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت تاج الحول اکاملین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رحمہ اللہ کے تحریری و تقریری افادات مبارکہ اور ظاہری و باطنی افاضات مقدسہ سے مستفید و مستفیض ہوتے ہوئے احادیث شریفہ ہی پیش کرتا ہوں۔ اور بد مذہبوں بے دینوں

کافروں مشرکوں پر شدت و غلظت کا قرآن عظیم ہی کی بکثرت آیات مبارکہ سے روشن بیان واضح تبیان کتاب مستطاب از سیرت کمیٹی مصنفہ حضرت شیریدہ اہلسنت ناصر الاسلام مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم العالی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فأقول وبالله التوفيق

کتب سیر و تاریخ دانوں سے یہ حدیث مخفی نہیں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں) کیا فرمایا تھا۔

کافر کو جواب

عربی فارسی اُردو کی تاریخوں میں موجود ہے۔ اُردو میں تاریخ حبیب اللہ میں بھی ہے۔ فقیر اس کو مختصر کتاب ”صواعق محرقہ“ مصنفہ امام ابن حجر قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتا ہے۔

(۱) كَمَا فِي الصَّحِيحِ فِي صَلَاحِ الْحَدِيثِ قَوْلُهُ لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ جِئْنَا قَالِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ كَأَلَيْكَ بِكَ وَقَدْ فَرَّوْا عَنْكَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَصُّ بَطْرَ اللَّاتِ الْخَنُ يُفِرُّ عَنْهُ أَوْ نَدَعُهُ

ترجمہ جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ جب کہ عروہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا۔ جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تولات کی شرم گاہ کیا ہم بھاگیں گے یا ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیں گے۔ (بخاری کتاب الشروط جلد ۱ رقم الحدیث ۲۷۳۲، ۲۷۳۱ مواہب اللدنیہ باب صلح

حدیبیہ، مواعقِ محرقہ، فصل الحامس)

اہل عقل و دانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی ولینت ہے اور زید اور اس کے ہمناؤں کو سناؤ کہ یہ کیسا یارانہ اور اتحاد ہے اور نیولائٹ کے فدائی نیچری سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے اور محبوبِ خدا کے مخالف سے مصطفیٰ ﷺ پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جا رہے ہیں اور زید کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی نہ برتا نہ تو یارِ غار کو منع کیا نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر امت کو اس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل و ایمان ہو تو معلوم ہو۔

عتبہ کیلئے بددعا

(۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی لہب جب حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ”كَفَرْتُ بِدِينِكَ وَفَارَقْتُ اَهْلَكَ لَا تَجِبْنِي وَلَا اُحِبُّكَ“ یعنی میں آپ کے دین اسلام سے پھر گیا اور آپ کی نورِ نظر کو میں نے طلاق دی۔ نہ آپ مجھے دوست جانیں نہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ

یعنی آپ نے عتبہ کا اسلام سے انحراف سن کر دعا فرمائی یا اللہ تو اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس سگ دنیا عتبہ پر مسلط فرما دے۔ زید پر مکر و کید بتائے کہ یہ اتحاد و دعائے رحمت ہے یا کہ کو سنا اور دعائے ہلاکت؟

(طبرانی شریف، مجمع الزوائد ج ۶ ص ۱۸، دلائل النبوة ج ۲ ص ۱۶۳)

(مواہب الدنیہ ج ۱ مقدمہ ثانی الفصل الثانی)

مرتدین کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے

(۳) اِنْ اَتَّسَّحَدْتَهُمْ اِنْ نَّاسًا مِنْ عَكْلٍ وَعَرِيْنَةً قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اِهْلِهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهُ اِنَّا كُنَّا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ تَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اِهْلِهِ وَسَلَّمَ بِذُوْدٍ وَبِرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهِمْ فَيَشْرِبُوْا مِنْ الْبَايْهَاتِ وَاَبْوَالِهَا فَاَنْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا نَاجِيَةً الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاغِبِي النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اِهْلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاسْتَاَفَوْا الدَّوْدَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اِهْلِهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اَثَرِهِمْ فَاَمَرَهُمْ فَمَسَرُوْا اَعْمَهُمْ وَقَطَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَتَرَكُوْا فِيْ نَاجِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ

ترجمہ بیشک حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ عکل وعرینہ سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مدینہ طیبہ آکر مسلمان ہوئے۔ ان کے خبیث مزاجوں نے مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو برا سمجھا اور مدینہ شریف کی پیاری روح پرور نسیمیں ان مریضان نفاق کو ناموافق ہوئیں تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ جنگلوں میں رہنے اور مویشی پالنے والے ہیں۔ ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں چند اونٹنیاں دیئے اور چرانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جاؤ ہمارے اونٹوں میں رہو اور اونٹوں کا دودھ اور پیٹھ پیا کرو۔ تو وہ لوگ گئے اور جب مدینہ منورہ کے باہر پہنچے تو کافر ہو گئے اسلام لانے کے بعد اور حضور ﷺ کی جانب سے جو صاحب اونٹوں پر محاذ مقرر تھے انہیں قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگالے گئے پھر سرکار کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو ان کی گرفتاری کیلئے ایک چھوٹا سا لشکر ظفر ہیکر روانہ فرمایا۔ اس لشکر نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ میں

پیش کیا تو حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ان کے حق میں حکم صادر فرمایا اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیری گئیں اور ہاتھ پیر کاٹے گئے اور جنگل میں ڈلوادیئے گئے۔ یہاں تک کہ اسی حال میں وہ مر گئے۔ (رواہ البخاری عن قتادہ رحمہ اللہ)

بخاری کتاب الطب باب من خرج من ارض لا تلائمہ رقم الحدیث ۵۷۲۷

فائدہ

دیکھو صاحب خلق عظیم رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اخلاق عظیمہ آپ نے مردوں کے ساتھ یہ کیا اتحاد برتا اور دنیا کو بتا دیا کہ جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر کرے اس کے ساتھ اتحاد و دوستی و داد ہو ہی نہیں سکتا۔

نماز میں کافروں پر لعنت

(۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب کہ دوسری رکعت میں رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو فرماتے تھے اے میرے رب لعنت نازل کر فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں آدمی پر۔

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیس لک من الامر شی رقم الحدیث ۴۵۵۹،

بخاری کتاب المغازی رقم الحدیث ۴۰۷۰، ۴۰۶۹، بخاری کتاب الاعتصام رقم الحدیث ۷۳۴۶)

فائدہ

غور فرمائیں کہ حضور نے نام بنام کافروں مشرکوں پر لعنت کی یا نہیں اور وہ بھی

عین نماز کے اندر پھر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کا کفار و مشرکین پر یہ دعائے لعنت فرماتا کیا معاذ اللہ بدخلقی ہے؟

قبیلہ مضر کیلئے قحط سالی کی دعا

(۵) لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ زَادَ فِي رَوَايَةِ اللَّهُمَّ الْعَنُ فُلَانًا وَفُلَانًا الْأَحْمَاءَ مِنَ الْعَرَبِ وَفِي رَوَايَةِ يُونُسَ اللَّهُمَّ الْعَنُ رِعْلًا وَذُكُوَانِ وَعَصِيْمَةً عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ بَلَّغْنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ (بخاری کتاب الادب باب تسمیۃ الولید رقم الحدیث ۶۲۰۰)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے اللہ سخت ہلاکت و لعنت نازل کر قبیلہ مضر پر اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی نازل کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے لے کر دعاء ہلاکت فرمائی اور یونس کی روایت میں ہے کہ اے اللہ لعنت نازل کر رعل اور ذکوان اور عصیہ پر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انہوں نے کہا پھر ہم کو خبر ملی کہ حضور ﷺ نے اس کو نماز میں ترک فرمادیا۔

فائدہ

صلح کلیو! بتاؤ کہ یہ دشمنان خدا اور رسول کے ساتھ یا رانہ ہے یا ان کے حق میں دعائے ہلاکت و بربادی؟

اللہ کافروں کے گھروں کو آگ سے بھروے

(۶) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ مَوْدُودَ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَفَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ۔
ترجمہ حضور ﷺ نے خندق کے روز ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھروے۔ جس طرح کہ انہوں نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق ومی الاحزاب رقم الحدیث ۴۱۱۱)

فائدہ

اب غور کرنا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا دعائے ہلاکت ہو سکتی ہے۔ یہ دعا تو دنیا و آخرت کی بربادی کیلئے ہے۔ دنیوی تو یہ کہ ان کے گھروں کو اللہ آگ سے بھروے اور آخرت کی یہ کہ ان کی قبروں کو آگ سے پر کر دے۔ دنیا بھی برباد آخرت بھی تباہ یہ ہے کفار و مشرکین و اعدائے دین کے حق میں رحمتہ للعالمین ﷺ کی دعائے ہلاکت اور یہ ہے خلق عظیم ممکن ہے کوئی عیار کہہ دے کہ یہ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے تو اب امت کو جو تعلیم ہے وہ سنئے۔

بد مذہب سے ترش روئی سے پیش آؤ

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۷) إِنْ رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَانْكُفِرُوا فِي وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى الصِّرَاطِ لَكِنْ يَتَهَاقَتُونَ فِي النَّارِ مِثْلَ الْجُرَادِ وَالذُّبَابِ (ابن عساکر ج ۲ ص ۲۳۳ رقم الحدیث ۵۲۳۰ کنز العمال رقم الحدیث نمبر ۱۶۷۴)

ترجمہ جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس

لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی پل صراط پر گزرنے پائے
گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑے گا جیسے ہڈیاں اور کھیاں گرتی ہیں۔

قدریوں کے پاس نہ بیٹھو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۸) لَا تَجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تَقَاتِبُوهُمْ

ترجمہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے ابتدا اسلام کرو یا انہیں کسی معاملہ میں
بیچ نہ بناؤ۔ (ابوداؤد ج ۱ باب فی زمراری المشرکین کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۰۵ مسند احمد ۳۰۱)

خارجیوں کے پاس نہ بیٹھو

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔

(۹) لَا تَجَالِسْ قَدْرِيًّا وَلَا مُرْجِيًّا وَلَا حَارِجِيًّا اِنَّهُمْ يَكْفَنُونَ الدِّينَ كَمَا
يَكْفَى الْاِيْنَاءُ وَيَغْلَوْنَ كَمَا غَلَّتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

ترجمہ کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھ یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے
ہیں جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث القراء عن الامام جعفر الصادق حدثنی ابی
محمد عن ابیہ عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہم۔ (کنز العمال ۱۰۹۷۷ فرغ فی القدریۃ)

بد مذہبوں سے نفرت کا حکم

حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا

(۱۰) أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

ترجمہ تمام نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کیلئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بد مذہبوں سے نفرت و بیزاری ہے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ (مسند احمد رقم الحدیث ۱۸۵۳۹ ج ۶ ص ۴۱۰)

فائدہ

یعنی اعمال صالحہ میں مشغولی، برے کاموں سے پرہیز و بیزاری سے اور نوافل پڑھنے اور نفلی روزے رکھنے سے یہ عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے کہ اس کے پیارے ایمان والوں کے ساتھ محبت رکھی جائے اور اللہ کے دشمنوں بد مذہبوں مرتدوں کے ساتھ نفرت و بیزاری برتی جائے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرائض و واجبات بھی بشیر ”حب فی اللہ وبغض فی اللہ“ کے ہرگز قبول نہیں ہوتے کما سیاتی

اللہ کے دشمنوں سے نفرت ایمان کی علامت ہے

حضور نبی امی ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۱) مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ ترجمہ جس نے اللہ کیلئے اللہ والوں سے محبت و دوستی کی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض و نفرت رکھی اور اللہ کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان خدا و رسول کو دینے سے اللہ کیلئے ہاتھ روکا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا یا کمال ایمان کا

مرتبہ پالیا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہما۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی رد الارحام۔ باب الدلیل زیادة الايمان) (المجموع رقم الحدیث ۷۷۳۷، ۷۷۳۸)

فائدہ

زید اور اس کے ہمنوا دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے اور کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

فاسق کی تعریف پر آسمان ہل جاتا ہے

حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۲) إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذَلِكَ الْعَرْشُ

ترجمہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الہی ہل جاتا ہے۔ رواہ ابن عدی و ابن ابی الدنیا فی ذمّ الفیئۃ وأبو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(ابن عدی الکامل فی ضعف الرجال ج ۳ رقم الحدیث ۱۳۰۷) (شعب الایمان ج ۴ ص ۲۳۰ حدیث نمبر ۴۸۸۶) (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان والفیئۃ ولشتم صفحہ ۴۱۴)

اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملتہ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں یوں فرماتے ہیں۔

سے بلرزد عرش از مدح شقی بد گمان گرد داز وہم متقی

ترجمہ جو لوگ بد بخت ہیں ان کی تعریف کرنے سے عرش الہی ہل جاتا ہے اور اس کو ن کر متقی بد گمان ہو جاتا ہے۔

فاسق کی مدح پر اللہ کا غضب

حضور رؤف و رحیم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۳) إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ فِي الْأَرْضِ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۴۸۸۶) (کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۶۶)

فائدہ۔ زید اور اس کے ہمنوایہ دیکھیں کہ فاسق کی مدح سرائی پر یہ قہر و غضب

بد مذہب بد دین و مرتدین کی تعریف کرنے پر کیا ہوگا پھر بد مذہبوں کا فروں
شرکوں مرتدوں کے ساتھ میل جول اتحاد و اتفاق رکھنے یا راندہ گانٹھنے پر کیا
کا۔ والہ اعاد باللہ

بد مذہب کی توقیر

حضور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۴) مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ۔
ترجمہ جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن امر المومنین الصدیقة رضی اللہ عنہا
والحسن بن سفیان فی مسنده و ابونعیم فی الحلیۃ عن معاذ بن جبل
والسجزی فی الالبانۃ عن ابن عمرو وابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی
الکبیر و ابونعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ بن رضی اللہ عنہم والبیہقی فی
شعب الایمان عن ابراہیم عن میسرۃ التابعی المکی الثقفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ
مرسلاً فی الصواب ان الحدیث حسن بطرقہ۔

(شعب الایمان حدیث نمبر ۹۴۶۳، کنز العمال ۱۱۰۲)

اسلام ڈھانے پر اعانت

حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

(۱۵) مَنْ مَشَى إِلَى صَاحِبِ بَدْعٍ لِيُوقِّرَهُ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ
ترجمہ جو کسی بد مذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے
ڈھانے میں اعانت کی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیۃ عن
معاذ رضی اللہ عنہ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر ۶۱۹، کنز العمال ۱۱۲۳)

مرتبہ حصول ابدال

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۶) ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مِنَ الْإِبْدَالِ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ وَالصَّبْرُ عَلَى مَحَارِمِ اللَّهِ وَالْقَضْبُ فِي ذَاكِ اللَّهِ

ترجمہ تین باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ ابدال سے ہے۔ (۱) قضائے الہی پر راضی ہونا۔ (۲) اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے۔ ان سے باز رہنا۔ (۳) اور اللہ کے معاملے میں غضب و غصہ کرنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

(مسند الفردوس ج ۳ عن معاذ بن جبل کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۵۹۴)

کیا تو نے میرے لئے دوستی یا دشمنی کی؟

حضور مالک کو نبین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۷) أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى نَبِيِّهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ قُلْ لِفُلَانٍ الْعَابِدِ أَمَا زُهِدَكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَبَلْتَ رَاحَةَ نَفْسِكَ وَأَمَا إِنِّعْطَاعَكَ إِلَيَّ فَتَعَزَّزْتَ بِهِ فَمَلَأِي عَلَيْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَالِكَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ وَاللَّهِ لِي وَكَيْفَا أَوْ عَادَيْتَ لِي عَدُوًّا

ترجمہ اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرا دنیا میں زہدانہ زندگی گزار کہ تو اپنے نفس کی راحت کو تو نے حاصل کر لیا۔ اور دنیا سے تیرا بے علاقہ ہو کر میری طرف متوجہ ہو جانا تو اس ذریعہ سے تو نے عزت حاصل کر لی تو میرا تجھ پر جو حق ہے اس کے سلسلے میں تو نے کیا عمل کیا؟ اس عابد نے کہا۔ اے میرے رب اور کیا تیرا حق مجھ پر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرے لئے کسی دوست کے ساتھ تو نے دوستی کی؟ اور کیا میرے لئے

ابن عباس کے ساتھ شش کی روایہ ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ
 میں ہے۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۲ ص ۴۲۱ جلد ۱ ص ۸۶)

ایمان کی مضبوطی

(۱۸) حضور دافع البلاء والوباء ﷺ فرماتے ہیں۔

أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ الْمُوَالَاةُ فِي اللَّهِ وَالْمَعَادَاةُ فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ
 وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

یعنی ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کیلئے آپس میں ایک
 دوسرے کے ساتھ محبت کی جائے اور اللہ ہی کیلئے الفت رکھی جائے۔ رواہ الطبرانی
 فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ (طبرانی شریف کنز العمال ۲۴۶۵۳، بیہقی
 شعب الایمان ج ۷ ص ۶۷۷ حدیث نمبر ۹۴۶۴)

کامل ایمان کی علامت

حضور آقائے دارین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۹) أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

ترجمہ ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کیلئے محبت کرنا اور
 اللہ ہی کیلئے عداوت رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ
 عنہ۔ (امام احمد بن حنبل مسند ۱۸۱۵۳ ابن ابی الدیانی کتاب الاخوان)

رسول اللہ ﷺ کی دعا

(۲۰) حضور دافع البلاء والوباء والمرض والالم ﷺ کو ان کے رب عزوجل
 نے اپنے فضل و کرم سے قاسم جملہ نعم بنایا محسن دو عالم بلکہ رحمۃ للعالمین فرمایا لیکن اپنے
 غلامان بارگاہ و بندگان درگاہ کو تعلیم دینے کیلئے اپنے رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں

حضور یہ دعا عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلْفَاجِرِ عِنْدِيْ يَدًا فَيُوَدِّعَ قَلْبِيْ فَاَيُّي وَجَدْتُ فِيمَا اَوْحَى
إِلَيَّ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

ترجمہ اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے
لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت
پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا
نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفوں سے دوستی رکھیں۔ رواہ ابن
مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۸۰۷)

بد مذہب سے کوئی رشتہ نہ رکھو

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۱) اِنْ مَرَضُوا فَلَا تُعْوِدُوهُمْ وَاِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ وَاِنْ لَعِنْتُمْوَهُمْ
فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تُنَازِلُوهُمْ وَلَا
تُنَاجِحُوهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ

(ابن ماجہ مقدمہ باب فی القدر رقم الحدیث ۹۳)

(کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۸، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۳۰، ۳۲۵۳۱)

یعنی اگر بد مذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو جنازے پر
حاضر نہ ہو اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو
ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔
ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ و ابو داؤد عن ابن عمر
وابن ماجہ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ عنہم۔

جہاد کرو

اساتی کوثر ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۲۲) اِنِّیْ ہَرِیْ مِنْہُمْ وَہُمْ ہَرَاءٌ مِّنِّیْ جِہَادُہُمْ لَجِہَادِ التُّرْکِ وَالدِّیْلَمِ

ان بد مذہبوں سے میں بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد
ایسا ہے جیسا کہ فران ترک و دیلم پر۔ رواہ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ۔

(مسند ابویعلیٰ جلد ۱۱ رقم الحدیث ۶۳۰۴)

بد مذہبوں کے جلسوں پر شرکت کرنے والے علماء پر لعنت

حضور شافعہؒ فرماتے ہیں۔

(۲۳) لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَهَتَمَهُمْ عُلَمَاءُؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا

فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ

بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا

يَعْتَدُونَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا

ترجمہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا وہ

باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے ساتھ ہم نوا ہو

ہم پیالہ بنے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے۔ (یعنی

پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے

حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی

یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت

میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انہیں حق کی طرف خوب

جھکا نہ لاؤ۔ رواہ الامام احمد و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن مسعود

والطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(ترمذی ج ۲ ابواب تفسیر القرآن سورۃ مائدہ کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۱۸)

فائدہ۔ علماء و مشائخ کو تنبیہ فرمائی جا رہی ہے۔ دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء مسیح کرتے تھے۔ لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے لگے کہ شاید یوں انہیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اس حدیث نے ان پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ جی بد مذہبوں سے الفت و محبت اور میل جول کر کے انہیں ہدایت کرنا چاہیے ان کے مجموعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر تانا چاہیے۔ حدیث شریف نے صاف فرمادیا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارک و تعالیٰ۔

آبادی کی بربادی خاموشی پر

حضور مالک دارین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عرش استعلاء میں عرض کی گئی۔

(۲۴) اَتَهْلِكُ الْقَرْيَةَ وَفِيهَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ لَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَتَهَادُونَهُمْ وَاسْكُوتُهُمْ (طبرانی عن ابن عباس، مسند بزار رقم الحدیث ۴۷۴۳)

ترجمہ۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں۔ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی یہ کس وجہ سے۔ ارشاد فرمایا ان کی سستی و خاموشی کے سبب سے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ فائدہ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء و مشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک و برباد کی جاتی ہیں اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلاہن عذاب الہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔

۱۶۔ میں سے دور رہنے پر اللہ کا انعام

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۶) مَنْ أَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بَدْعٍ بَعْضًا لَهُ، مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ، أَمْنًا وَإِيمَانًا
وَمَنْ أَتَاهُ صَاحِبُ بَدْعٍ أَمَنَهُ، اللَّهُ تَعَالَى، يَوْمَ الْفُرْعِ الْأَكْبَرِ، وَمَنْ أَتَاهُ
صَاحِبُ بَدْعٍ رَفَعَهُ، اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَى صَاحِبِ بَدْعٍ
أَوْ أَمَنَهُ، بِالنَّبِيِّ أَوْ اسْتَعْبَلَهُ، بِمَا يَسْرُهُ، فَقَدْ اسْتَخَفَّ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

(رواہ الفلیب فی تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۵۳۷۸ کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۹۹)
ترجمہ جو کسی بد مذہب کو اس کی بد مذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ
پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے اور جو کسی بد مذہب کو جھڑکے
اللہ تعالیٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بد مذہب کی تذلیل
کرے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سوا درجے بلند فرمائے اور جو کسی بد مذہب کو سلام
کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس
کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی حضرت محمد ﷺ پر۔

فائدہ۔ دیکھو بد مذہب و بد دین سے دور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں
اور بد مذہبوں سے یا رانہ کاٹھنے بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں۔

صحابہ کرام اور بزرگان دین پر سب و شتم

حضور رحمتہ للعالمین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۶) إِذَا لَعَنَ أَحَدُ هَذِهِ الْأُمَمِ أَوْ لَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى (ابن ماجہ ج ۱ باب من سئل عن علمه فكتمه کنز العمال ۹۰۱)

ترجمہ جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام و اہل بیت

عظام فی اللہ وائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے باوجود استطاعت کے ایک کلمہ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

مشرکین کی مذمت کرنے کا حکم

(۲۷) حضور نور مجسم ﷺ نے جنگ قرظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

أَهْبِ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ، وَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِحَسَنٍ
أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بَرُّوحِ الْقُدُسِ (بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب رقم الحدیث ۳۳۲۳۶)

(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب رقم الحدیث ۳۳۲۳۶)

ترجمہ مشرکین کی ہجو و مذمت کر کہ حضرت جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں اور رسول کریم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے کافروں کو جواب دے اے اللہ تو حسان کی تائید روح القدس سے فرما۔

کافروں کی برائیاں بیان کرو

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۲۸) أَهْجُوا قَرِيشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ

(مسلم ج ۲ کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل حسان کثر الأعمال رقم الحدیث ۳۶۹۵۳)

ترجمہ قریشی کافروں کی برائیاں اور ان کے عیوب بیان کرو کہ بیشک یہ کام تیرے مارنے سے بھی زیادہ ان پر سخت ہے۔

مشرکوں کے عیوب ظاہر کرنے پر روح القدس مدد کرتے ہیں

(۲۹) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَنٍ إِنَّ

رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَاكَ فَحَتَّ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَكَأَنَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَنٌ فَشَفَى وَاشْتَفَى

ترجمہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا کہ روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں۔ جب تک تو اللہ و رسول جل جلالہ ﷺ کی جانب سے ان کے دشمنوں کے ساتھ محاصمت و مدافعت کرتا رہتا ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسان نے کافروں و مشرکوں کے عیوب ان کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اس نے شفاء دی اور اپنے آپ بھی شفاء حاصل کی۔ رواہ مسلم عن ام۔ المؤمنین الصدیقة رضی اللہ عنہا۔

(مسلم ج ۲ کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل حسان، کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۸۳)

فائدہ۔

اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں و مرتدوں بد مذہبوں کے عیوب و نقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء والوباء ﷺ الی یوم الجزاء کے دشمنوں بدگوئیوں کا رد و طرد ہے۔ قالہ اللہ علی ذلك۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے منبر بچھایا جاتا

(۳۰) كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَنَ مِنبْرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَتَكَبَّرُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَنًا بِرُوحِ الْقُدُسِ مَاكَ فَحَتَّ أَوْ فَخَرَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا کرتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس ﷺ کیلئے اور حضور اکرم ﷺ کی

طرف سے کافروں مشرکوں پر ”مَفَاخِرِ حَسْبِيَّةٍ وَتَسْبِيَّةٍ“ کا نظم میں بیان کیا کرتے تھے یا کفار و مشرکین کی بھو و مذمت میں نظمیں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید فرماتا رہتا ہے۔ جب تک حسان میری طرف سے مفاخرت و مناجت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البخاری عن سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(بخاری ابوداؤد ج ۲ کتاب الادب باب ماجاء فی اشعر)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے اشعار سے کافروں کو عار دلانا

(۳۱) حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں تو جو نازل فرمایا ہے۔ وہ

نازل ہی فرمادیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَأَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَمِيمُونَ وَالْهَمْدُ يَكُونُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ

ترجمہ اور شاعروں کی پیروی گمراہی ہے۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

حضور سرکارِ مدینہ ﷺ کے شعراء حضرت کعب بن مالک و حضرت حسان بن ثابت و حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین کو اسی نظموں میں جنگ و حرب سے خوفناک کیا کرتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین کے نسب و خاندانی عیوب و نقائص اپنے قصیدوں میں بیان کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں کفار و مشرکین کو ان کے کفر و شرک پر شرم و غیرت

اور رنگ و عار دلایا کرتے تھے۔ حضرت کعب بن اللہ کی اس عرض کا مطلقاً یہ تھا کہ اس قسم کے اشعار کہنا بھی ہمارے لئے ناجائز فرمادیا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ
وَكِسَايِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُوهُمْ بِهِ نَضْرُ الثُّبَاءِ
ترجمہ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان والا اپنی تلوار سے بھی جہاد
کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت
میں میری جان ہے۔ بیشک تم اپنے اشعار کے ذریعے۔ سے کافروں مشرکوں کے دلوں
پر تیر برساتے ہو۔ جس طرح تیر دوا سے ان کو زخمی کرتے ہو۔ رواہ فی شرح السنة
عن کعب بن مالک رضى الله عنه۔

(شرح السنة باب الشعر وجزء رقم الحمد ص ۳۳۰۲) (کرم العمال ۳/۸۹۶۰، ۸۹۵۹، ۸۹۸۸، ۸۹۸۹)
فائدہ۔

اس حدیث شریف نے ارشاد فرمایا کہ اشعار میں کفار و مشرکین و مرتدین کی
ذمت و جھوکرنا اس لئے کہ مسلمان اس کو سن کر ان کے عقد کفریہ سے متنفر و بیزار ہو کر
اپنے اسلام اور اپنی سنیت کو ان کے دام مکروفریب میں پھنسنے سے بچائیں یہ بھی جہاد
باللسان ہے۔

بد مذہبوں سے زبان سے جہاد کا حکم

حضور سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۲) مَا مِنْ نَبِيٍّ بَشَّرَ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ
وَأَصْحَابُ يَأْخُذُونَ بِمَا يَنْهَوْنَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا تَخَلَّفَ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ
مُخَلَّفٌ يَتَوَلَّوْنَ مَا لَا يَنْهَوْنَ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ
مُشْرِكٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِسَيْفٍ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبْأُ حَرْدَلٍ

(مسلم بلدریال کتاب الایمان کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۹)

ترجمہ کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے نہیں، بجا اس کی امت میں انصار و اصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت اس کے طریقہ پر عمل کرتے تھے اور اپنے نبی کے احکام و ارشادات کی پیروی کرتے تھے (اور مجھے بھی ایسے ہی انصار و اصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں بے ناخلف لوگ جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں اور جو کریں گے اس کے مامور نہیں، وہ گے تو جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے۔ رجوان بد مذہبوں، زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے اور جو زبان سے، بھی ان کا رد و طرد کرنے کی قدرت ان کے عیوب کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو با مذہب بد دین جانتا اور ان سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی ذمہ دار ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ یعنی اگر دل میں بھی ان بد مذہبوں کو مغضوب اور دشمن و منفور نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔

فائدہ۔

اس حدیث شریف نے جہاد، تین قسمیں بیان فرمائیں۔ جہاد سانی، جہاد لسانی، جہاد جہانی اور اگر بد مذہبوں بد دینوں کو دل سے بھی برائہ جانے ان سے یارانہ کاٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان۔ ہے اور پر ظاہر ہوا کہ جہاد قلمی بھی اسی جہاد لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے کہ العلماء احمدی الاسانہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم نبی عطا فرمایا علم خمس، بخشنا کہ اس حدیث شریف میں علم ما فی الغدو علم ما فی الارحام بلکہ علم ما فی الاصلاب کا ثبوت موجود ہے۔ فالحمد لله سبحانہ وتعالیٰ۔

بد دینوں سے دشمنی پر ایمان اکامل

حضور جناب رسالت مآب ﷺ فرما: "ہیر۔"

(۳۳) مَنْ أَعْطَىٰ لِلَّهِ وَنَعَّ لِلَّهِ وَاحَبَّ لِلَّهِ دَابَّغٌ نِ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ

(ابوداؤد ج ۲ باب السنۃ العجم الکب رقم الحدیث نمبر ۷۱۱۴، ۷۱۱۵، ج ۸ ص ۸۹، ۲۰۸)

ترجمہ جس نے دیا اللہ تبارک کے واسطے اور دین سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کیلئے دوستی کی اور بد مذہبوں، بد دینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اس نے اپنے ایمان کو اکمل کر لیا۔ رواہ اب داؤد۔

بد مذہبوں کے بارے میں سب اعلیل المکی کا فتویٰ

(۳۴) حضرت علامہ سید اسماعیل بن حافظ کتب سب رخیل الحرم المکی قدس اللہ سرہ

لملکی اپنی تصدیق فتاویٰ الحرمین برجف ندوة الدین میں نقل فرماتے ہیں۔

الشِّرْكُ اخْفَىٰ مِنْ دَيْمِيبِ النَّدَا عَلَى الصَّافِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ وَأَدْنَاهُ أَنْ تُصَبَّ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْجَوَارِ وَتُبْغِضَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْعَدْلِ وَمِلِ الدِّينِ إِلَّا الْعَبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

(فتاوا الحرمین برجف ندوة الدین ص ۷۷ کنز العمال رقم الحدیث ۷۵۰۴)

ترجمہ شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے۔ جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چوٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم و خلاف حق کی ذرا سی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے اور کسی قدر مدد و انصاف کی ذرا سی بات سے بھی عداوت رکھے اور دین ہے کیا اسی حب و بغض کا تو نام ہے۔ یعنی اللہ کیلئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں۔ رواہ الحاکم

افضل عمل

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

(۳۵) اَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

ترجمہ تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر رواہ الامام احمد (ابوداؤد شریف ج ۲ باب مجلسۃ اهل الاهواء ویغضہم کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۶۳۳)۔

باطل کی محبت بہرہ کر دیتی ہے

حضور سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۶) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعِيبُ وَيُجَسِّمُ یعنی کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنا دیتی

ہے۔ رواہ الامام احمد والبخاری فی التاریخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء و ابن عساکر بسند حسن عن عبد اللہ بن النمس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی ہریرۃ الاسلمی رضی اللہ عنہم۔ (ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی الحویئ کنز العمال رقم الحدیث ۴۴۰۹۷، مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۱۱۸۶، مشکوٰۃ ص ۴۱۸ باب الفاخرة الخصبیہ)

ترجمہ حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے اور سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کریں گی اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں۔

ناحق اپنی قوم کی مدد کرنا بیکار کوشش ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۷) مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَدِيَ فَهُوَ يُنْزَعُ

ہذنبہ (ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی العصبیہ کنز العمال ۷۶۵۳، مشکوٰۃ باب الفخرۃ العصبیہ)
ترجمہ جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کونٹوں
میں گر گیا ہو اور اس کی دم پکڑ کر اسے کھینچا جا رہا ہو۔ رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عصیت کیا ہے

حضرت واثلہ بن اقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

(۳۸) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ

ترجمہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عصیت کیا ہے۔

قَالَ اَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ

ترجمہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ”عَصَبِيَّةُ“ (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو
اپنی قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی ان کی اعانت و امداد کرے۔ رواہ ابوداؤد عنہ۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی العصبیہ، مشکوٰۃ باب الفخرۃ العصبیہ ص ۴۱۸ کنز العمال ۷۶۶۴)

فائدہ۔ سبحان اللہ اس حدیث شریف نے عصیت تعصب کی صحیح تعریف فرما کر پلپلوں
صلح کلیوں بندہ ہوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمادیا
کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرفداری کرے جیسے دیوبندی نیچری قادیانی
رافضی خاکساری مظالم لگی (نام نہاد مسلم لیگ مراد ہے) احراری وغیرہم (یہ ناری
فرقے) اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرفداری کر رہے ہیں اور حق کا ساتھ دینا۔
حق بات کی طرف داری کرنا تعصب ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے عقائد حق پر پختگی و
سلامت روی ہے اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بیگانہ اور حضور
رسول کریم ﷺ کا مخالف اور بارگاہ رسالت سے مردود ہے۔

ناحق طرفداری کرنے کی ممانعت

(۳۹) عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں کہ جو فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام ”قَسْبَلَه“ ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ ”سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْعَصْبِيَّةُ أَنْ تُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ، قَالَ لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصْبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ“ (مشکوٰۃ باب الفخرۃ العصبیہ الفصل الثالث صفحہ ۴۱۸)

ترجمہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی ظلم و ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ رواہ الامام احمد وابن ماجہ عنہ۔

فائدہ۔

ان دونوں مبارک حدیثوں نے تعصب کو صاف فرمادیا جو آج کل پالیسی باز مولوی اور لیکچرار کہا کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ ”وَاللَّهِم“ بڑے متعصب ہیں۔ ان کا یہ کہنا سراسر ظلم و افتراء ہے۔ کیونکہ ردِ بد مذہباں تو محمود ہے اور تعصب یہ ہوا کہ ناحق پر طرف داری و مدد کی جائے تو حضرات! علمائے اہلسنت کا دامن اس سے پاک ہے وہ تو حق پسند ہیں۔ ہاں وہ قائلین خود ان احادیث مبارکہ کی بنیاد پر متعصب ثابت ہو گئے کہ باطل و ناحق کی طرفداری کر رہے ہیں اور مدد پہنچا رہے ہیں اور اسی کو ان حدیثوں میں تعصب بتایا گیا ہے۔

تفسیر عزیزی پارہ اول مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی آیہ کریمہ

”وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يَوْمِنُونَ“

کے تحت میں فرماتے ہیں۔ ومعنی تصلب حق آنست کہ دین حق را بقوت بگیرد
 ہرگز بدینے و آئینے نظر نہ کند و بہ تلبیسات شیاطین و استدراجات جوگیہ در ہابین گوش
 تہمد و بسبب ورود مصائب و امتحانات در حسن دین خود شک تردید پیدا نکند و اس امر محمود
 در جمیع ادیان و مطلوب در ہر زمان ست و معنی تصلب باطل آنست کہ بسبب حمیت رسم
 خود یا ریاست خاندان خود بر مذہب دیگر با وصف ظہور علامات حقیقت آل انکار نماید و
 بد خود را نیک و نیک غیر خود را بد داند و اس امر مردود و معیوب ست۔

ترجمہ تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دین حق کو مضبوطی کیساتھ پکڑ لے اور کسی
 دوسرے دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور شیطانوں
 کے فریب سے بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی خوارق عادات
 کی طرف قطعاً کان نہ لگائے اور مصیبتوں آزمائشوں کے آجانے کی وجہ سے اپنے
 سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک و تردید ہرگز پیدا نہ ہونے دے اور یہ تصلب حق
 تمام ادیان الہیہ میں پسندیدہ و محبوب اور ہر زمانے میں مطلوب و مرغوب ہے اور
 تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنے خاندانی اعزاز کی پاسداری کے سبب
 دوسرے مذہب کو اس کی حقانیت کے دلائل و براہین واضح ہو جانے کے بعد بھی اس
 سچے مذہب کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے اور اپنے برے کو بھلا اور دین حق کے ماننے
 والوں کے بھلے کو برا جانے اور یہ تعصب باطل مردود و معیوب ہے۔

مومن کے سوا کسی کے پاس نہ بیٹھ

(۴۰) حضور خاتم الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں۔

لَا تُصَاحِبِ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا

ترجمہ مومن کے سوا کسی اور کی صحبت میں مت بیٹھ اور متقی کے سوا تیری دعوت کا

کھانا کوئی اور نہ کھائے۔ رواہ الترمذی و ابو داؤد والدارمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

(ترمذی ج ۲ باب ماجاء فی صحۃ المؤمن کثر اعمالہ رقم الحدیث ۲۳۷۸۰ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ
ومن اللہ ص ۲۲۷ ابوداؤد کتاب الادب، باب من یرى مران یجالس، مسند احمد بن حنبل ۳/۳۸)

بغض و عداوت صرف اللہ کیلئے ہو

(۴۱) حضور شافع رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْ ثِقُ

ترجمہ اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں کونسا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟
”قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ“ ”انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے
والا ہے“ قَالَ الْمَوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ ”ارشاد فرمایا کہ اللہ
کے بارے میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کیلئے محبت کرنا اور اللہ کیلئے دشمنی
رکھنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

(کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۶۵۲-۱۰۵ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص ۲۲۶)

اللہ کے نزدیک محبوب عمل

(۴۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَدْرُونَ اَيُّ
الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَائِلُ الْجِهَادُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی الْحُبُّ
فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کون
ساعمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز و روزہ
اور زکوٰۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ عمل اللہ کیلئے محبت و دوستی رکھنا اور اللہ کیلئے عداوت و دشمنی رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عنہ۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۶ حدیث ۲۰۷۹۶ مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ من اللہ الفصل الثالث ص ۴۲۶)

تمہاری کس سے دوستی ہے؟

(۴۲) حضور خلیفۃ اللہ الاعظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

الْمَرْءُ عَلَى دِينٍ عَلَيْهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

ترجمہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کر لے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔ رواہ الامام احمد والترمذی و ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(ترمذی ج ۲ باب ۱۲۴ کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۷۲۷) مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ من اللہ ص ۴۲۷
(ابن الجار ۳/۱۳۲۔ مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۸۰۳۳)

دین کا دار و مدار

حضور مالک کو نبین علیہ السلام نے حضرت ابو زین الدینؓ سے ارشاد فرمایا:

(۴۳) اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مَلَاکِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہِ مُحَمَّدٌ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّکْرِ وَاِنَا خَلَوْتُ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَاحْبِبْ فِی اللّٰهِ وَابْغِضْ فِی اللّٰهِ یَا اَبَا زَیْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِنَا عَرَجَ مِنْ بَیْتِہِ زَائِرًا اَخَاهُ شِیعَہُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَاکٍ کُلُّہُمْ یَصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُولُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہُ وَصَلَ فِیْکَ فَصَلِّہُ فَاِنْ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمَلَ جَسَدُکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ

ترجمہ کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دوں جس پر اس دین کا دار و مدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر لے گا۔ خدا و رسول جل جلالہ علیہما السلام

ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کر لے اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر خدا ہی کا ذکر ہے بلکہ دین اسلام و شریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کا ذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ۔ اے ابورزین کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کیلئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم و فضل کو اس سے متعلق فرما دے۔ تو اے ابورزین! اگر تو اپنے بدن کو اس کام میں لاسکے تو یہ کام کر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ (شعب الایمان رقم الحدیث ۹۰۲۴)

(کنز العمال رقم الحدیث ۳۳۳۲۲، مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص ۴۲۷) فائدہ۔

اہل ایمان دیکھیں کہ مسلمان کے ساتھ دوستی و اتحاد رکھنے والے اور بد مذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔

افضل ترین ایمان

(۲۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ افضل ترین ایمان کیا ہے۔

قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ کے واسطے عداوت رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ "قَالَ وَمَعَاذَ يَٰرَسُولَ اللّٰهِ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد پھر میں کیا

کروں "قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لَهُمْ مَا تُكْرَهُ لِنَفْسِكَ
حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اور یہ کہ کہ لوگوں کیلئے تو وہ پسند کرے جو تو خود اپنی ذات
کیلئے پسند کرتا ہے اور ان کیلئے وہ پسند نہ کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے ناپسند کرتا ہے۔
رواہ الامام احمد۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۲۱۶۲۴، ۲۱۶۲۵ کنز العمال ۱۳۸۶)
فائدہ۔

اس حدیث شریف کے اسی پچھلے جملہ مبارکہ کی شرح میں
حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ فرمایا
الْعَدْلُ خَلْعُ الْأَنْدَادِ وَالْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ وَأَنْ تُحِبَّ
لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا تُحِبُّ أَنْ يَزِدَاكَ إِيمَانًا وَإِنْ كَانَ كَافِرًا
تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ أَحَدَكَ فِي الْإِسْلَامِ

ترجمہ آیہ کریمہ "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" میں جو اللہ تبارک و تعالیٰ
فرماتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے تو عدل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ
تعالیٰ کو وحدہ لا شریک لہ مانے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس
طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور یہ کہ تو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو تو خود
اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر دوسرا شخص ایمان والا ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ اس کے
ایمان کا درجہ اور بھی زائد بلند ہو جائے اور وہ کافر ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ وہ بھی تیرا
اسلامی بھائی بن جائے۔ اس ارشاد کو امام علامہ قدوة الامہ علم الاممہ ناصر الشریعہ
السیدہ حضرت علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی معروف خازن مکتبہ نے
اپنی تفسیر خازن مسکونی بہ باب التاویل فی معانی التنزیل جلد چہارم مطبوعہ مطبع تقدم علمیه
مصر صفحہ ۹۰ میں اسی آیت کریمہ کے ماتحت نقل فرمایا۔

جھوٹے اور دھوکہ باز سے دور رہنا

حضور مدنی تاجدار الیوم القرار ﷺ فرماتے ہیں۔

(۴۶) یَكُونُ فِيْ اَحْرِ الزَّمَانِ دَجَالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا

لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اَبَاءُكُمْ فَاَيُّكُمْ وَاَيُّهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ

ترجمہ آخر زمانہ میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو

حدیثیں گھڑ گھڑ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی

ہوں گی تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ

دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(مسلم جلد ۱ مقدمہ باب النہی الروایۃ عن الضعفاء، کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۰۲۰)

فائدہ۔

اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بد مذہبوں مرتدوں سے دور و نفور رہو اور یہ

بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں کہ ”علم مافی

الغد وما فی الارحام وما فی الاصلاب“ وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے

”فالحمد لله حمداً کثیراً“

بد مذہبوں کی شناخت

حضور تاجدار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۴۷) یَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اَحْرِ الزَّمَانِ اَوْ فِیْ هَذِهِ الْاُمَّةِ یَعْرُوْنَ الْعُرَانَ وَلَا

یُبَاوِرُوْنَ تَرَاقِیْهِمْ اَوْ حَلَلُوْهُمْ سِبْطَهُمُ التَّحْلِیْقُ اِنَّا رَاٰیْتُمُوْهُمْ اَوْ اِنَّا الْیَمِّتُهُمْ

فَاَقْتُلُوْهُمْ (ابن ماجہ جلد ۱ باب فی ذکر الخوارج، کنز العمال رقم الحدیث ۳۰۹۵۲)

ترجمہ ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی۔ (ٹک راوی ہے)

جو قرآن پاک پڑھے گی اور قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا یعنی قرآن پاک پڑھ کر غلط ترجمے کر کر کے میری امت کو گمراہ کریں گے۔ علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت موڑائیں گے یعنی چند یا گھٹی ہوئی رکھیں گے (جیسے وہابیہ اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انہیں دیکھو تو ان سے یارا نہ اور بھائی چارہ نہ کرنا ان سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنی یا لسانی و جتانی۔ رواہ ابن ماجہ۔
 ف۔ اس حدیث شریف میں بھی علم غیب مافی الغد و مافی الاحام کا ثبوت ہے۔
آخری زمانہ کے بے دینوں سے پناہ مانگو

(۴۸) سَمَكُونُ فِيْ اَحَدِ الزَّمَانِ دِيْدَانُ الْقُرَاءِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۸۹۸۵)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملانے ہوں گے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ان بد دینوں سے رواہ ابو نعیم۔
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی تعلق نہ رکھو

(۴۹) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اُخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِيْ وَاَصْحَابِيْ وَاَنْصَارِيْ وَسَهْبِيْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَنْقُضُوْنَهُمْ وَيَسْتَوِلُوْنَهُمْ فَاَنْ اَدْرِكْتُمُوْهُمْ فَلَا تُنَاصِرُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تَشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۵)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرا مددگار بنایا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان کو گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ

نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے کی نماز۔ رواہ کنز العمال عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 فائدہ۔ شدت و غفلت پر کفار کے ساتھ ساتھ علوم غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی
 ظاہر ہوتے ہیں۔

مرتدین کون؟

حضور محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۰) يَكُونُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَسْمُوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ
 فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُّشْرِكُونَ

ترجمہ آخر زمانہ میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو رافضی کہا جائے گا وہ دین اسلام
 کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں ان پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجہ
 الذہبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً۔ (سیر الاعلام النبلاء ج ۷ ص ۶۸۸)
 مطبوعہ دار الفکر ۱۴۱۷ھ بیروت) (کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۸)

حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۱) يُظْهَرُ فِيْ أُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَسْمُوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ
 الْإِسْلَامَ

ترجمہ میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام
 رافضی ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں۔ اخرجہ الذہبی عن ابراہیم
 بن حسین بن علی عن ابيه عن جدته رضی اللہ عنہا قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 (طبرانی کبیر ج ۱۲ رقم الحدیث ۱۲۹۷)

مرتدوں کی پہچان اور جنگ کا حکم

حضور محبوب محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۲) سَمَائِيٍّ مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ بُزْ يُقَالُ لَهُمُ الرِّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يُغْرِظُونَكَ بِمَائِمْسٍ فِيكَ وَيَطْعُونَ عَلَى السَّلَفِ - (کنز العمال رقم الحديث ۳۱۶۲۸) ترجمہ عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی ان کیلئے ایک بُر القب ہوگا۔ ان کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم ان کو پاؤ ان سے جنگ کرنا۔ اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس قوم کا نام تو آپ نے بتا دیا ہے۔ ان کی پہچان بھی بتادیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کا حقدار و خلیفہ برحق نہ ہونا یا خلافت بلا فصل کیلئے آپ کا وحی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور انگوں یعنی خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے۔ اخبرجه الدارقطني عن علي رضي الله عنه۔

فائدہ۔ سبحان اللہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اور ان کا نام بھی بتا دیا۔ اور پہچان بھی بتادی اور ان سے دور و نفور رہنے کا بھی حکم فرمادیا۔ یہ علم مافی اللہ بھی علوم خمسہ میں داخل ہے۔

میرے اصحاب کو بُرا کہنے والوں سے تعلق نہ رکھو

(۵۳) حضور محبوب رب العالمین ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَكِي أَصْحَابِي وَأَصْحَارِي وَسَمَائِي قَوْمٌ يَسْبُونَهُمْ وَيَنْتَقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَلَا تَنْوَا كَلْوَهُمْ وَلَا تَنْكَحُوهُمْ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے اصحاب اور خسرالی رشتہ دار پسند فرمائے اور عنقریب ایک جماعت آئے گی جو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہے گی

اور ان کے عیوب و صوفے کی تو تم ان کی مجلسوں میں نہ جانا ان کے ساتھ پانی نہ پینا کھانا نہ کھانا ان کے ساتھ شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا۔

(العقلمی فی المغفاء رقم الحدیث ۱۵۳ ج ۱ ص ۱۲۶ کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۲۶۵)

امت کے بدترین لوگ کون؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۵۴) سَمَكُونُ اقْوَامٍ مِنْ اُمَّتِي يَتَعَاطَى فُقَهَاؤُهُمْ عَضْلُ الْمَسَائِلِ اُولَئِكَ شِرَارُ اُمَّتِي

یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی ان کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا پرچار کریں گے۔ وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔

(رواہ سمویہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ کنز العمال ۲۹۱۰۱)

منافق کی پہچان

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۵۵) اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيَ وَيَصُومُ وَيُحَجُّ وَيَعْتَمِرُ وَيَغْزُو وَاِنَّهُ لَمُنَافِقٌ قَبْلَ يَأْرُسُوْلُ اللّٰهُ بِمَا زَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْبَغَاقُ قَالَ يَطْعُمُهُ عَلَى اِمَامِهِ وَاَمَامُهُ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ فَاَسْئَلُوْا اَهْلَ الدِّيْنِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ بیشک کوئی آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج و عمرہ اور جہاد کرتا ہے۔ حالانکہ وہ منافق ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ منافق اس میں کس وجہ سے آیا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے۔ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے علماء سے پوچھو اگر نہیں جانتے ہو۔ اخرجہ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ۔ (تفسیر درمنثور عربی سورۃ النحل زیر آیت نمبر ۴۳)

فائدہ۔ ان دونوں مبارک حدیثوں میں رسول ﷺ نے وہابی غیر مقلد نجدی مولویوں اور نیچری و خاکساری و لٹی و احراری لیڈروں کی خبر دی ہے جو علمائے اہلسنت و حضرات مجتہدین امت جن کی کثرت پر طعن و تشنیع کرتے اور ان سے بے نیاز ہو کر خود اپنی اندھی اونٹنی لولی لنگڑی عقلوں سے قرآن پاک کے مطالب و معانی گھڑتے ہیں۔

بد مذہب کا کوئی عمل قبول نہیں

(۵۶) لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلَاةً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَعُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ

ترجمہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی بد مذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض بد مذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے گوند سے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ رواہ ابن مساجہ والبیہقی عن حذیفۃ بن الیاس۔ (ابن ماجہ ابواب اجتنب البدع والجدل کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۰۴)

بد مذہب جہنمی ہے

حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

(۵۷) لَوْ أَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُكَلِّمًا بِالْعَدْرِ قُتِلَ مَظْلُومًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ حَتَّى يَدْخُلَهُ جَهَنَّمَ

ترجمہ اگر کوئی بد مذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر وہ صابر و طالب ثواب خدا رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اس کی کسی بات پر نظر کرے نہ فرمائے۔ یہاں تک کہ اس کو جہنم میں ڈالے۔ (خرجہ ابن الجوزی عن انس بن مالک (العلل متامیہ فی الاحادیث، رقم الحدیث ۷۱)

گستاخ صحابہ کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ

(۵۸) إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِيَ وَاخْتَارَكُمُ اصْحَابًا وَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ ذُرَّاءً وَانْصَارًا
وَأَنَّهُ سَخَّرَ بَعْضُ فِئَةِ الْجِنَّ لِي فِي الْحَرْبِ وَالْمَنَاقِبِ قَوْمٌ يَنْتَقِصُونَهُمْ فَلَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَلَا تَشَارِبُوهُمْ
وَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تَصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تَصَلُّوْا مَعَهُمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۰۲۶)
ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل نے مجھے جن لیا اور میرے
لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور یقیناً عنقریب آخر
زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان گھٹائیں گے۔ تم ان
کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا اور ان کے ساتھ نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ
پڑھنا اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ رواہ ابن الدجار عن انس رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔ مصطفیٰ پیارے ﷺ کا علم ”ما فی الغد“ یہاں بھی ظاہر ہے۔

منافق اور بد مذہب کی تعظیم اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے

حضور سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۵۹) لَأَتَكُونُوا لِلْمُنافِقِ يَا سَيِّدُ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اسْخَطَمَ رِجْلَهُ

ترجمہ منافق یا بد مذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم
نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و صحیح عن بريدة بن الحنفی

(ابوداؤد جلد دوم باب لا یقول المملوک ربی وریتی کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۸)

اور حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۃ الصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان

لفظوں سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”إِنَّمَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنافِقِ يَا سَيِّدُ

فَقَدْ أَغْضَبَ رَبَّهُ“ (کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۶۰، ۸۵۷) یعنی جو شخص کسی

منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب کے غضب میں پڑے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فاجر کی برائیاں بیان کرو

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۶۰) اَتَرَعُونَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتَى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اَذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ

ترجمہ کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اس کی برائیاں اس کی خرابیاں بیان کرنے سے رکتے ہو۔ لوگ اس کو کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی خرابیاں اس کے عیوب اس کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں اور دور رہیں۔

اخرجه ابن ابی الدنيا في ذم الغيبة والترمذي في النوادر والحاكم في الكنى والشيرازي في اللقاب وابن عدي في الكامل والطبرانی في الكبير والبيهقي في السنن والخطيب في التاریخ كلهم عن الجارود وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده رضي الله عنه۔

امام حکیم ترمذی نوادر الاصول الاصل السادس وستون والمائة بیروت ص ۲۱۳

(کنز العمال رقم الحديث ۸۰۶۶۸۰۶۷ تاریخ بغداد رقم الحديث ۱۳۳۹/۳۸۲)

فائدہ۔ فاسق و فاجر کے عیوب کو ظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جا رہی ہے تو مرتدوں کے عیوب و خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

(۶۱) كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اُولَئِكَ مُبْتَغِي الْوَعْدِ مِنَ اللَّهِ يُؤْتِيهِمْ مِمَّا رَزَقَهُمْ عَلَىٰ بَعْضِ نِعْمٍ اُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ یوں نہیں خدا کی قسم ضرور ضرور تم امر بالمعروف اچھی باتوں کا حکم کرو گے اور نہی عن المنکر بری باتوں سے منع کرو گے یا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مار دے گا۔ پھر تم سب پر لعنت اتارے گا جیسے ان بنی اسرائیل پر اپنی

لعنت اتاری۔ رواہ ابو داؤد عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ابو داؤد جلد دوم باب فائدہ۔ علماء اور مشائخ پیروں کو خصوصاً تنبیہ فرمائی جا رہی ہے۔ کاش اس دور کے تمام مدعیان سعیت حق کوئی اختیار فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔)

مشرکوں سے میل جول نہ رکھو

(۶۲) لَہٰی النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّصَافَہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَلِّمُوْا اَوْ یُرْحَبَ بِہُمْ
ترجمہ نبی ﷺ نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے کو اور انہیں گنیت کے ساتھ یاد کرنے کو اور آتے وقت ان سے مرحبا، خوش آمدید کہنے کو۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔
(ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء رقم الحدیث ۳۳۶ جلد ۹ صفحہ ۲۳۶ تحقیق اسحاق بن ابراہیم بیروت)
فائدہ۔ یہ حکم مشرکوں کے ساتھ برتاؤ کا ہے پھر مرتدین جو مشرکوں سے بھی بدرجہا بدتر ہیں ان کے احکام تو بدلتے اس سے بھی سخت ہونا ضروری ہیں۔

مشرکوں سے تعلق نہ رکھو

حضور محبوب خدا حبیب کبریاء ﷺ نے فرمایا:

(۶۳) مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِکَ وَسَكَنَ مَعَهُ، فَإِنَّہٗ مِثْلُہٗ

ترجمہ جس مسلمان نے مشرک کے ساتھ یارانہ دوستانہ بھائی چارا گانٹھایا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اختیار کیا اور مشرک کی محبت میں رہنا پسند کیا تو یقیناً وہ مسلمان بھی اسی مشرک کی طرح ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سمرۃ رضی اللہ عنہ۔ (ابو داؤد

باب فی الاقامتہ ہار فی الشریک کذب العمال رقم الحدیث ۱۱۰۲۵)

فائدہ۔ نام نہاد مسلمان گاندھیوں کانگریسیوں احراریوں لیگیوں وغیرہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

بد مذہبوں سے شرکت اور مسلمان کو ڈرانا

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۶۴) مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِمًا لِرِضَاءِ سُلْطَانٍ جَبِيٍّ بِهِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُ۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹ رقم الحدیث ۵۱۶۷)

ترجمہ جس نے کسی بد مذہب گروہ کو اپنی شرکت سے بڑھایا رونق دی تو وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا۔ بادشاہ وقت کی خوشنودی کیلئے تو قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

اچھے برے ہم نشین کی مثال

حضور سرکار ﷺ فرماتے ہیں۔

(۶۵) إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السَّوِّ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَكَافِرِ

الْكِبْرِ فَحَامِلِ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ

رِيحًا طَيِّبَةً وَكَافِرِ الْكِبْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً

ترجمہ اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک (عطار) کے پاس مشک ہے

اور دوسرا (لوہار) دھوکنی پھونکتا ہے۔ وہ مشک والا تجھے مفت دے گا یا تو اس سے خریدے

گا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور ہی آئے گی اور دھوکنی والا یا تیرے کپڑے جلادینا یا تجھے

اس سے بدبو آئے گی۔ رواہ البخاری و مسلم (کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۸۴۳) بخاری کتاب

الہو عذاب فی العطار وبع المسک رقم الحدیث ۲۱۰۱، ۵۵۲۳ (مسلم جلد ۲ باب الاستحباب

مجالسة الصالحين و مجاهدة قرناء السوء ' مشکوة باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

حضور رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا:

(۶۶) مَثَلُ جَلِيسِ السَّوِّ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِبْرِ إِنْ لَمْ يُصْبِكْ مِنْ سَوَادِهِ

اپنی تصدیق فتاویٰ الحرمین ہرجف ندوة المین میں نقل فرمائی وہ حدیث یہ ہے۔
 إِنَّ لِلَّهِ سِتًّا مِائَةً أَلْفَ عَالَمٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ يَلْعَنُونَ مُبِغِضِي
 أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

ترجمہ بیشک عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کیلئے چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ
 سب فرشتے حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔
 (فتاویٰ الحرمین ہرجف ندوة المین ص ۵۷)

گمراہ کرنے والے لیڈر دجال سے زیادہ خطرناک ہیں
 حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۷۳) غَيْدُ الدَّجَالِ أَخْوَفُ عَلَيَّ أُمَّتِي مِنَ الدَّجَالِ الْإِثْمَةُ الْمُضِلُّونَ
 ترجمہ مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے
 والے لیڈر اور پیشوا ہوں گے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ۔

(مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۰۷۸۹، کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۰۳۹، ۲۹۰۴۰)
 فائدہ۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے کانگریسی احراری مسلم لیگی و خاکساری
 وغیرہم لیڈروں کی خبر دی ہے مسلمانوں کو ان گمراہ لیڈروں سے دور رہنا چاہیے۔

جاہل عابد اور تباہ کار علماء سے بچو
 حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

(۷۴) رَبِّ عَالِمٍ جَاهِلٍ وَرَبِّ عَالِمٍ فَاجِرٍ فَاحْذَرُوا الْجَهْلَ مِنَ الْعِبَادِ وَالْفَجَرَ
 مِنَ الْعُلَمَاءِ (الدیلمی مسند الفردوس رقم الحدیث ۳۲۳۹، کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۸۴۲)
 ترجمہ بعض عابد جاہل ہوتے ہیں اور بعض علماء بدکار تو جاہل عابدوں اور بدکار
 ملاؤں سے بچو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دل کے متناقض سے خطرہ

حضور سید القاہرین علی اعدائے رب العلمین ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَحْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلِّ مُنَافِقٍ عَلَيْهِمُ اللّٰسَانُ

ترجمہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مصلووی لیڈر ریفرمر قائد ہو۔ رواہ الامام احمد وابن عدی عن عمر الفاروق والطبرانی فی الکبیر والبخاری عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔

(الامام احمد فی مسند احمد بن الحنبل رقم الحدیث ۱۴۳۳۳۱۲)

(کنز العمال رقم الحدیث ۷۵۱۰۴۲۳۷۰۳۳۲۹۰۲۹۶۶۲۸۹۶۶)

فائدہ ۵۔ بد مذہب مولوی لیڈر پیکچر قائد سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیے اور مسلمانوں کو ان سے دور رہ کر بھی کامیابی و فلاح و بہبودی حاصل ہو سکتی ہے۔

بد دینوں سے نفرت نہ کرنے پر نیکوں پر اللہ کا غضب

کتاب مستطاب تبیین المحارم میں ہے۔

(۷۶) أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی یُوْسَعَ بْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُهْلِكٌ مِّنْ قَرْنِکَ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا مِّنْ عِمْکَ وَهُمْ وَسَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنْ شِرَکَیْهِمْ فَقَالَ یَا رَبِّ هَؤُلَاءِ الْاَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْاَعْمَارِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَمْ یَغْضَبُوْا الْغَضَبِیَّ وَاکْلَوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو کہ میں تیری امتی سے چالیس ہزار اچھے نیک لوگ اور ستر ہزار برے آدمی ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع علیہ السلام سے عرض کی الہی! برے تو برے ہیں۔ مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان پر اپنی ناراضی ظاہر نہ کی بلکہ ان کے ساتھ کھانا پینا رکھا یا رانہ گانٹھا۔ حکذا رواہ ابن ابی الدنیا

وابو الشخ عن ابراهيم بن عمرو الصنعاني رضي الله عنه - (المعنى ج ۲ ص ۳۰۶)

فائدہ۔ دیکھو بدنہ ہوں کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھنے اور ان سے یارانہ دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا اور صلح کلیت و پالیسی بازی کیسی بد بلا ہے۔

بدنہ ہوں کے ساتھ صلحاء بھی عذاب میں گرفتار

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۷۷) عَذِبَ أَهْلَ الْقَرْيَةِ فِيهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفًا عَمَلُهُمْ عَمَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَغْضَبُونَ لِلَّهِ وَلَا يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (التحاف السادة المتقين جلد ۷ ص ۱۱)

ترجمہ ایک بستی پر عذاب اتر اس بستی میں اٹھارہ ہزار لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ لوگ اللہ کیلئے بدنہ ہوں پر غضب اور ناراضگی نہ کرتے تھے اور نہ اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بری بات سے روکتے تھے۔ تبیین المحارم۔

فائدہ۔ عزیز مسلمانو! دیکھو بدنہ ہوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلح کلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۷۸) مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَصْغَرُ الْإِيمَانِ

ترجمہ جو کوئی تم میں سے کسی منکر (برے کام) کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے

مٹائے اگر ہاتھ سے مٹانے کی قوت رکھتا ہو اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔ رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔

(مسلم بہ کتاب الایمان باب کون النہی عن المنکر کذا العمال رقم الحدیث ۵۵۲۱)

ترمذی ۲۱۷۲ ابوداؤد ۴۳۴۰۔ السنن ۱۱۴۰۔ الترمذی ۵۰۲۳۳۔ ابن ماجہ ۱۲۲۵۔ ۴۰۱۳)

فائدہ۔ تغیر و انکار قلبی میں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہگار ہوگا اور ایمان کے سب سے زیادہ کمزور درجہ سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔

مدخل ابن الحاجب جلد اول میں ہے۔

”وَإِنْ لَمْ يَتَّخِذْ عَلَى الْإِنْكَارِ إِلَّا بَعْلَهُ قَامَ وَتَرَكَ وَلَا يَكُونُ مُبْكَرًا بِقَلْبِهِ
إِنْ قَعَدَ بِأَيْمٍ“

یعنی اگر سوا دل کے ہاتھ اور زبان سے تغیر پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہو جائے اور وہاں سے چلا جائے اور اگر بیٹھا رہے گا تو انکار قلبی کرنے والا بھی نہیں ہوگا اور گنہگار ہوگا۔ حدیث پاک اور اس شرح سے علماء و مشائخ کو چٹنگی و تھلب و حق گوئی و حق پسندی کا سبق حاصل کرنا چاہیے۔

بد مذہبوں کا طاقت کے موافق رد کرو

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ہیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوب پروردگار الیوم التقرار بیّنہ نے فرمایا:

(۷۹) إِنْ ظَهَرَتِ الْفِتْنُ أَوْ قَالَ الْبِدْعُ وَسَبَّ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ
فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَعَلِمَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ
مِنْهُ صَرْقًا وَلَا عَدْلًا (صواعق محرقہ عربی صفحہ ۱۱)

ترجمہ جب فتنے ظاہر ہوں یا بد مذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بد مذہبوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

فرمان سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم پیران پیر و تکبیر رحمۃ اللہ علیہ ”غنیۃ الطالبین“ شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۰) مَنْ نَظَرَ إِلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهُ فِي اللَّهِ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا وَمَنْ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ لَعِمَهُ بِالْبُشْرَى أَوْ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدْ اسْتَحَفَّ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

(غنیۃ الطالبین باب اجتناب اهل البدعة مطبوعہ بیروت)

ترجمہ جس نے کسی بد مذہب کو اللہ کیلئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بد مذہب کو اللہ کیلئے بیزاری سے جھڑک دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند کریگا اور جو بد مذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اس نے ہلکا جانا اس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ایک شخص کے سلام کا جواب نہ دیا

(۸۱) مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ السَّلَامَ (ترمذی ج ۲ باب ما جاء فی کراهیۃ لبس المصفر للرجال)

ترجمہ ایک شخص دو کپڑے سرخ رنگ کے اوڑھے ہوئے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔
فائدہ۔ جب سرخ رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے والے مسلمان کے سلام کا جواب حضور رحمت مجسم ﷺ نے نہیں دیا تو بد مذہب کے سلام کا کیسا شدید حکم ہوگا پھر بد مذہب و مرتد سے یا رانہ کرنے کا کیسا شدید حکم ہوگا۔

اس کی آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے

(۸۲) مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخُلُقٍ فَنَظَرَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَأَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْرَضْتَ عَنِّي قَالَ بَلَىٰ عَنِّيهِ جَمْرَةٌ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم میں جلوہ فرما ہوئے۔ ان لوگوں میں ایک شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگا تا تھا تو حضور ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی اور سلام فرمایا اور اس خوشبو لگانے والے سے روگردانی فرمائی۔ اس نے عرض کی سرکار نے مجھ سے اعراض فرمایا تو حضور ﷺ نے اسے جھڑکا اور فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے۔ رواہ البخاری عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما۔
(بخاری کتاب الادب المفرد رقم الحدیث ۱۰۵۲)

ریشمی کپڑا پہننے پر سلام کا جواب نہ دینا

(۸۳) أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ نَهَبٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ حَرِيرٌ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا فَشَكَى إِلَى إِمْرَأَتِهِ فَقَالَتْ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ فَأَتَاهُمَا عُدٌّ فَقَعَلَ قَرَدًا سَلَامًا بِبُخَارَى كِتَابِ الْآدَبِ الْمَفْرُودِ رَقْمُ الْحَدِيثِ ۱۰۵۴

ترجمہ ایک شخص بحرین سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے جواب نہ دیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنے تھا۔ وہ غمگین واپس ہو گئے اپنی بیوی سے حال بیان کیا۔ زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو تمہارا جبہ اور انگٹھی ناپسند ہوئی۔ انہیں اتار کر پھر حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اب حضور اقدس ﷺ نے جواب کا سلام عطا فرمایا۔

رواہ البخاری فی کتابہ المذکور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ۔
فائدہ۔ جب زعفران کی بنی ہوئی خوشبو لگانے والے سونے کی انگٹھی اور خالص ریشم پہننے والوں کو رحمتہ للعالمین ﷺ نے سلام کا جواب عطا نہ فرمایا تو بد مذہب و بد دین سے کس درجہ اعراض و دوری رکھنا ضروری ہوگا۔

بندر اور سؤر بن کر قبروں سے ٹکلیں گے

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۸۴) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمُخْرِجُنَّ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قُبُورِهِمْ فِي صُورَةِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ بِمَا كَانَتْهُمْ فِي الْمَعَاصِي وَكَفَّهِمْ عَنِ النَّهْيِ وَهُمْ يَسْتَطِيعُونَ

ترجمہ خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سؤروں کی صورت میں ٹکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے بد اہنت برتنے اور نبی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بڑی بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ منتخب کنز العمال جلد اول ص ۴۶۱ عن

ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۰۲)

فائدہ۔ علماء اور مشائخ پیروں اور مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء و مشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ شریعت کی نافرمانی کرنے والوں کے ساتھ مخالفت و مبالغہ و موالکت و مشاربت

ہی کرنے کے سبب بندر اور سوڑ بنا دیئے گئے۔ اس امت کو سبز گنبد کے مکیں عرش اعظم کے مسند نشین علیہ السلام کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس امت کے پیرومرشد اور عالم و مولوی کہلانے والے اگر اللہ و رسول جل جلالہ و علیہ السلام کے مخالفوں پر شرعی طرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سوڑ بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملمۃ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

اندریں امت نشد مسخ بدن

لیک مسخ دل بود اے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم رحمت مجسم علیہ السلام کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن احقاق حق و ابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوڑوں کے قلوب کے مثل بنا دیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بنی اسرائیل کی پہلی خرابی

حضور اکرم محبوب محترم علیہ السلام نے فرمایا:

(۸۵) إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّعْصُ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِبَهُ وَقَعِيدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ

ترجمہ بیشک اول بنی اسرائیل میں جو خرابی آئی وہ ایسے آئی کہ عالم دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو بری باتیں تو کر رہا ہے ان کو چھوڑ دے۔ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے پھر دوسرے روز اس سے ملتا تو اس بدکار کو منع نہ کیا اس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا اختیار کیا اور احقاق حق و ابطال باطل کو چھوڑ دیا۔ پھر

جب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب ایک دوسرے پر مار دیے۔ منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۶ عن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۳)

کہ اگر ناکرہ۔ یہاں بھی علماء و مشائخ اور مولویوں پیروں کو تعلیم و تنبیہ فرمائی جا رہی ہے انہیں جس قدر کفر و بد مذہبی و کفر و ارتداد پر باوجود استطاعت رو کرنا چھوڑ دو گے تو تم بھی یوم قیامت اسی کے ساتھ ہو جاؤ گے۔

یوم قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی

(۸۶) ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

أَحَبُّ إِلَيَّ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَبِكَ نَالِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا ثُمَّ أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا إِلَيَّ فَرَحُوا بِشَيْءٍ وَرَسُولُهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ تَرْجَمُهُ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا

ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ قیامت کیلئے تو کوئی چیز تیار نہیں کی مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول نے عرض کی کہ قیامت کے ساتھ مجھ رکھتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کو کن کر خوش ہوئے۔ رواہ البخاری و مسلم (بخاری کتاب الاحکام رقم الحدیث ۱۵۳)

نور کے منور القضاہ والفتاویٰ الطریق، کتاب الادب رقم الحدیث ۶۱۷)

حضور رسول پر جلوہ افروز

حضور رسول پر در انبیاء ﷺ نے فرمایا:

(۸۷) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مُحِبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِّسِينَ فِيَّ

وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَايِلِينَ فِيَّ۔ رواه مالك عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے ان لوگوں کیلئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔

(الموطا امام مالک باب ما جاء في المحابين في الله - كنز العمال رقم الحديث ۲۳۶۶۵، ۲۳۶۶۴)

وفى رواية الترمذى الله عز وجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبون والشهداء (ترمذى كتاب الزهد باب الحب فى الله)

ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے کہ ان پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے۔ یعنی اگرچہ ان سے شہداء کرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے اور حضرات انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضل کلی میں بیشمار درجے برتر و بالا ہیں لیکن یوم قیامت شہداء و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان متحابین فی اللہ کی یہ جزئی فضیلت بھی ہمیں عطا ہوتی۔

فاسدہ۔ یہ اعطامات حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی جزائیں ہیں۔

اللہ کا دوست

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۸) اَنَّ رَجُلًا زَارَ أَعْمَالَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدَجَجِهِ

مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَعْمَالِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ

عَلَيْهِ مِنْ بَعْمَةٍ مَسْرُومًا قَالَ لَا غَيْرَ أَتَى أَحَبَّتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ

اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّتُهُ فِيهِ

ترجمہ ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملنے گیا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے راستے پر مقرر فرمایا۔ اس فرشتے نے اس سے کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ اس نے کہا میرا بھائی اس آبادی میں رہتا ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ اس فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کو تو زائد کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا نہیں مگر یہ کہ بیشک اس کو دوست رکھتا ہوں اللہ کیلئے۔ فرشتے نے کہا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تیری طرف یہ بشارت لایا ہوں کہ بیشک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ جیسے تو اپنے بھائی کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

(مسلم ج ۲ باب فی فضل الحب فی اللہ، کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۷۱۹، ۲۳۷۶۲)

سایہ رحمت میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۹) إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَيُّنَ الْمُتَحَابِّينَ بَجَلَّ لِي الْيَوْمَ ظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي (مسلم ج ۲ باب فی فضل الحب فی اللہ کنز العمال ۲۳۷۵۰/۹)

(منو طا امام مالک کتاب الشعر باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ)

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں میری وجہ سے محبت و دوستی رکھنے والے آج کے دن میں ان کو سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔ جس دن میرے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

اللہ کیلئے دوستی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۰) مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدَ اللَّهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ جس بندے نے کسی بندے سے اللہ کیلئے محبت و دوستی کی تو درحقیقت اللہ

تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کی۔ رواہ الامام احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔ دیکھو حسب فی اللہ و بغض فی اللہ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کیا کیا انعامات فرماتا ہے۔ (احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۱۷۲۶) (کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۶۶۷)

یا قوت اور زبرد کے بالا خانے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور اکرم ﷺ کی ہر کابی میں تھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۹۱) إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمَدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا عُزْفٌ مِنْ زَبْرَجِدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تَضِيئُ كَمَا يَضِيئُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْلُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي الدِّرِّ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَلَقُّونَ فِي اللَّهِ

ترجمہ بیشک جنت میں چند ستون ہیں یا قوت کے ان پر زبرد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور روشن ہیں۔ جیسے روشن ستارے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان بالا خانوں میں کون رہیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ کیلئے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کیلئے لوگوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے ہیں اور اللہ کیلئے میل جول ملاقات کرتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۹۰۰۲ کنز العمال رقم الحدیث ۲۵۵۵۲/۲۵۵۵۱) (۲۳۶۶۶)

بد مذہب جہنم کے کتے ہیں

حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۹۲) أَصْحَابُ الْبِدْعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ لَعْنُ بَدْعِهِ وَآلِ جَهَنِمِیُّوْنَ كَتَّ

ہیں۔ رواہ الامام ابو حاتم الخزاز فی جزئہ الحدیث عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت یوں ہے۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلُ الْبِدْعِ كِلَابٌ أَهْلُ النَّارِ
(کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۵، ۱۱۲۱، ۱۰۹۰)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

بد مذہب جانوروں سے بھی بدتر ہیں

(۹۳) حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ ”أَهْلُ الْبِدْعِ شُرُطُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةُ“

یعنی بد مذہب لوگ سب آدمیوں اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

رواہ الامام ابونعیم فی الحلیۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

قال العلامة المناوی فی التیسیر الخلق الناس والخلیقة البہائم۔ (ابو نعیم فی

الحلیۃ ج ۸ ص ۲۹۱ مسند الفردوس رقم الحدیث ۱۶۵۵ کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۲، ۱۰۹۱)

انبیاء کرام ﷺ اور شہداء کا رشک کرنا

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

(۹۴) إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنَاسًا مَاهُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ
وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْعِلْمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء

ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت و منزلت ان کو ملے گی اس

کے سبب حضرات انبیاء کرام ﷺ اور شہدائے عظام رضی اللہ عنہم (جو ان لوگوں پر فضل کلی میں

بدرجہا بلند و بالا ہیں وہ) بھی ان (کے اس فضل جزئی) پر غبطہ فرمائیں گے (کہ کاش

یہ فضل جزئی بھی ہم کو ملتا) ”قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ﷺ ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔

قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا اِبْرَوحَ اللّٰهِ عَلٰی غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ
يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَ اللّٰهِ اِنْ وُجُوهُهُمْ لَنُورٌ وَاَنْفُهُمْ لَعَلٰی نُورٌ لَا يَخَافُوْنَ اِنَّا خَافَ النَّاسُ
وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِنَّا حَزَنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هَذِهِ الْاٰیَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ حضور رسول اعظم ﷺ نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے
آپس کے رشتوں کی بناء پر نہ ان باتوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین
کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الہی کی بناء پر آپس میں ایک دوسرے سے
دوستی و محبت رکھی تو خدا کی قسم بیشک ضرور ان کے چہرے نور ہوں گے اور بیشک ضرور وہ
لوگ نور پر ہوں گے وہ لوگ نہ ڈریں گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور نہ ان کو کچھ
رنج و غم ہوگا۔ جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے اور حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ
تلاوت فرمائی۔ ”اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ“ یعنی سن لو
بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

رواہ ابو داؤد عن عمر الفاروق رضی اللہ عنہ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۵۵۳۶ ۲۴۶۹۶)
ابوداؤد کتاب الاجارۃ باب الرهن رقم الحدیث ۳۵۲۷ مشکوٰۃ باب الحب فی
اللہ ومن اللہ فصل الثانی ص ۲۲۶ الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب
البر والاحسان ج ۱ ص ۳۹۰ رقم الحدیث ۵۷۷۲ باب الصحبة والمجالس الترغیب
والترہیب کتاب الادب باب فی الحب فی اللہ رقم الحدیث ۲۲ ج ۴ ص ۱۳)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۹۵) لِلْمُسْلِمِ سِتُّ بِالْمَعْرُوفِ يَسْلِمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهِ وَيُجِيبُهُ اِذَا دَعَاہُ
وَيُسَبِّحُہُ اِذَا عَطَسَ وَيُعَوِّدُہُ اِذَا مَرَضَ وَيَتِمُّ جَنَازَتَہُ اِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَہُ مَا

يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۳۷۶۸ سنن داری باب فی حق المسلم علی المسلم ج ۲)
ترجمہ مسلمان ہی کیلئے مسلمان ہی پر چھ حق ہیں معروف کے ساتھ (یعنی ان کو
شریعت مطہرہ کی پہنچائی ہوئی حدوں کے اندر رہتے ہوئے ادا کیا جائے) اس کو سلام
کرے۔ جب اس سے ملے اور اس کو جواب دے (یعنی اس کے بلاوے کو قبول
کرے) جب وہ اس کو بلائے اور اس کو یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے جب وہ چھینکے اور اس کی
عیادت کرے۔ جب وہ بیمار ہو اور اس کے جنازے کے ساتھ چلے۔ جب وہ
مر جائے اور اس کیلئے وہ بات پسند کرے جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ رواہ
الدارمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ملک شام اور یمن کیلئے برکت کی دعا اور نجد کیلئے؟

حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا عرض
کی۔

(۹۶) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا

ترجمہ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمارے
لئے یمن میں برکت فرما۔

وَقَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا

نجد والوں نے عرض کی اور ہمارے لئے نجد میں برکت کی دعا بھی فرمائیں۔
حضور انور ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما۔ اے اللہ ہمارے
لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔

قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأُظْمِئَتْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ
وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

نجد کے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور ہمارے نجد میں برکت ہونے

کی دعا فرمائیں تو میں گمان کرتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار میں فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینک (سنگ) نکلے گا۔ رواہ البخاری
ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ج کتاب الاستسقاء کتاب
الفتن رقم الحدیث ۷۰۹۴ کبر العیال رقم الحدیث ۳۵۱۱۲)

سونے کی اگھوٹھی پھینک دی

(۹۷) إِنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ نَهَبٍ فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلُ كَرَاهَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَهَبَ وَالْعَلَى الْخَاتَمَ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَبَسَهُ وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَشْرٌ هَذَا جِلْمَةُ أَهْلِ النَّارِ فَرَجَعَهُ وَطَرَحَهُ فَلَبَسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہوئے۔ سونے کی اگھوٹھی پہنے تھے۔ سید عالم ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ اگھوٹھی اتار کر لوہے کی بنوائی اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا یہ اس سے بھی بدتر ہے۔ یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ وہ واپس چلے گئے اسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ رواہ البخاری فی کتابہ المسنی بالادب المفرد عن عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بخاری کتاب الادب المفرد رقم الحدیث ۱۰۵۳)

فائدہ۔ سب جانوروں میں کتے اور سور بھی ہیں۔ حدیث میں بد مذہبوں

گمراہوں کو جہنمیوں کے کتے اور سب جانوروں سے بھی بدتر فرمایا۔ یعنی جب کتے سوز کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا کسی مسلمان کو گوارا نہیں ہو سکتا تو بد مذہبوں بد دنیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا اسے کیوں کر پسند ہو سکتا ہے۔ وہ تو کتوں سوزوں سے بھی بدتر ہیں۔

حدیث ۹۵ میں حضور اقدس ﷺ نے حب فی اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے جو شخص اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن اولیاء اللہ میں شمار ہوگا۔ اس بڑی گھبراہٹ والے روز اس کو نہ کچھ ڈر ہوگا نہ کسی قسم کا رنج ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ایسی جائے آسائش پر متمکن فرمائے گا کہ حضرات شہداء رضی اللہ عنہم بلکہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام جو ان سے بلکہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں وہ بھی ان کی اس راحت و آسائش پر غبطہ فرمائیں گے۔ (اگرچہ انبیائے کرام علیہم السلام کا مشاہدہ جلال الہی کے سبب اس روز نفسی نفسی فرمانا حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی اس راحت و آسائش سے بدرجہا افضل و اعلیٰ ہوگا)

حدیث ۹۶ میں صاف ارشاد فرمادیا گیا کہ ملاقات پر سلام کرنا بلانے پر بلا دے کو قبول کرنا چھینکنے پر نہ رحمک اللہ کہنا بیمار ہونے پر عیادت کرنا مر جائے تو جنازے کے ساتھ جانا اور اس کیلئے وہی پسند کرنا جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ یہ حقوق ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں کسی مسلمان پر کسی بد مذہب بد دین لاندہب بیدین کے یہ حقوق ہرگز نہیں۔ اس حصر پر صلہ للمسلمہ کی تقدیم دلیل واضح ہے۔ واللہ الحمد پھر بالمعروف کی قید نے اور روشن فرمادیا کہ مسلمانوں کے بھی یہ حقوق جو دوسرا مسلمان ادا کرے تو وہ بھی شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں سے تجاوز نہ کرے وہ مسلم کی حق گزاری نہ ہوگی بلکہ شریعت محمدیہ ﷺ کی حق تلفی ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ۹۷ نے روشن فرمادیا کہ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ جو کھلے ہوئے کفار و مشرکین کیلئے بھی جن کی قسمت میں ایمان کا مقدر ہونا ملاحظہ فرما رہے تھے دعائے ہدایت فرماتے ہیں کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے نجد میں سے زلزلے آئیں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اس حدیث شریف میں صاحب الخلق العظیم ﷺ نے محمد بن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کو قرن الشیطان کا لقب دیا واللہ الحجة البالغة۔

حدیث ۹۸ نے غلامان سرکار رسالت ﷺ کو تعلیم دی کہ جو شخص سونے کی آنکھوٹھی ہی پہنے یعنی اگرچہ مسلمان صاحب ایمان ہی ہو لیکن کسی حرام یا مکروہ تحریمی ہی کا اعلانیہ مرتکب ہو تو زجراً و توبیخاً اس کی ہدایت و نصیحت کیلئے اس سے بھی منہ پھیر لینا صاحب الخلق العظیم مصطفیٰ پیارے ﷺ کی سنت سنہ ہے پھر وہ مسلمان کہلانے والے جو بد مذہبی و بے دینی میں مبتلا اور خدا و رسول جل جلالہ و ﷺ کی تکذیب و تنقیص کے مرتکب ہوں ان سے اعراض کرنا ان کی طرف سے منہ پھیر لینا ان پر رد و طرد کرنا کیسا زبردست مؤکد حکم شرعی ہوگا۔ واللہ الحجة السامیہ۔

مسلمان کیلئے عظیم بشارت

حضور سید عالم ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

(۹۸) لَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ مِنْهُمْ

ترجمہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے ساتھ کر دے گا۔

رواہ النسائی وغیرہ فی احادیث عدیدة عن المولیٰ علی وغیرہ من الصحابة الکرام رضی اللہ عنہم۔ (الحاکم للمستدرک کتاب الیمان ج ۱ ص ۱۹)

فائدہ۔ اس مبارک حدیث اور حدیث ۷۱ و حدیث ۸۷ میں اس طرح عظیم بشارت ہے کہ جو مسلمان اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے محبوبین عظام و محبین کرام کے ساتھ سچی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کا محب و محبوب ہو

جائے گا۔ اسی طرح ان حدیثوں میں تحذیر بھی ہے کہ جو شخص اللہ و رسول جل جلالہ و
 ﷺ کے دشمنوں، مخالفوں کے ساتھ قلبی محبت رکھے گا۔ وہ خود بھی اللہ و رسول جل جلالہ
 ﷺ کے دشمنوں، مخالفوں میں شمار کیا جائے گا۔ ولله الحجة الباهرة۔ اور یہی مضمون
 ان تین لفظوں والی مختصر سی حدیث متواتر میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ الْمَرْءُ مَعَ
 مَنْ أَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

امت کے مجوس

حضور سیدنا و مالکنا و ملکنا ﷺ نے فرمایا:

(۹۹) الْقَدِيَّةُ مُجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ إِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا
 تَشْهَدُهُمْ

ترجمہ قدری (تقدیر کے انکاری) لوگ اس امت مرحومہ کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار
 پڑیں تو عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد ج ۲ باب فی العدد کبر العیال رقم الحدیث ۵۶۲
 مجمع الزوائد ۷/۲۰۵ مستدرک للحاکم ۸۵/۱)

ف۔ دیکھئے بد مذہبوں سے ملنے جلنے کی کتنی شدید ممانعت فرمائی کہ مرض اور
 موت کی حالت میں بھی ان کے ساتھ شامل نہ ہونا چاہیے۔ ولله الحجة الباهرة
 حق بات کو چھپانا شریعت کا انکار ہے

حضور مالک کو نبین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۰۰) إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَكْتَمَهُ فَهُوَ كَجَاحِدٍ مَا أُنْزِلَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم (منصب تبلیغ و ارشاد) رکھتا ہو اور وہ اسے

چھپائے وہ اس کی مثل ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی ہوئی کتاب و شریعت کا انکار کرے۔ ذکرہ القرطبی ثم العلامة احمد المکی فی تصدیقہ لفتاویٰ

الحرمین ہرجف ندوة المین۔ (فتاوالحرمین ہرجف ندوة المین ص ۵۷)

فائدہ۔ اس آخری حدیث مبارک نے صاف صاف فرمادیا کہ جو پیر اور مرشد یا عالم و مولوی کہلانے والا فتنوں کے وقت میں اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حق ظاہر کرنے سے خاموشی اختیار کرے تو وہ اسی سزا کا مستحق ہے۔ جو دوزخ میں کفار کیلئے ہوگی اگرچہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کسی غیر کافر کو خواہ وہ کیسے ہی شدید و خبیث و کثیر گناہوں میں مبتلا ہو۔ خالداً مغلداً ہرگز جہنم میں نہ رکھے گا۔ اس حدیث شریف سے وہ علماء و مشائخ یا پیر و سنی لیں جو کہا کرتے ہیں کہ بیشک سیرت کمیٹی و مسلم لیگ و کانگریس و احرار کمیٹی و خاکسار پارٹی میں شریک ہونا ممبر بننا شرعاً حرام تو ضرور ہے لیکن ہم اس مسئلہ شرعیہ کو ظاہر کیونکر کریں بڑے فتنوں کا دور ہے۔ حدیث شریف نے بتادیا کہ فتنوں ہی کے وقت میں احقاق حق و ابطال باطل شرعاً بہت آکد و اہم ہے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْيَهُ الْأَمْبُ۔

زید نے تو دعویٰ کیا تھا کہ کسی حدیث میں شدت برکفار و اجتناب از بد مذہبوں کی تعلیم نہیں ہے بحمدہ تعالیٰ و بعون رسولہ ﷺ ایک سوا حدیث صحیحہ رجبہ موجود ہیں اور اصطلاح محدثین پر یہ ایک سو دس حدیثیں ہیں جن میں بد مذہبوں بد دینوں پر شدت و غلظت کی اور ان سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے اور ان کے ساتھ مجالست و مخالطت اور سکوت عن الحق پر وعیدیں ہیں اور ایمان داروں کے ساتھ مودت و دوستی و الفت کا سبق دیا گیا ہے۔ ان ہی ارشادات کی بناء پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین و اولیائے کا ملین و علمائے عارفین و پیغمبر نے کفار و مشرکین و مرتدین و غیر ہم کے ساتھ شدت و غلظت کا برتاؤ کیا۔ اس کا عشر عشر عرض کر دوں۔

صحابہ کرام اور آئمہ دین رضی اللہ عنہم کے اقوال

مرتدین زکوٰۃ سے جنگ

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَأْكُلُ النَّاسَ وَارْفُقَ بِهِمْ فَقَالَ أَجَبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَارِ فِي الْإِسْلَامِ إِنَّهُ قَدْ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّينُ أَيْنُصُّ وَأَنَا حَيٌّ

ترجمہ جب رسول اللہ ﷺ اس ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے کچھ عرب مرتد ہو گئے انہوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مد زکوٰۃ میں ایک رسی بھی باقی رہ جائے گی تو اس کیلئے بھی ان پر جہاد کروں گا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ برحق ان لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں تم بہت سخت اور بہادر تھے اور اسلام لا کر بزدل پلپے ہو گئے ہو۔ تحقیق وحی ربانی ختم ہو چکی اور دین اسلام مکمل ہو گیا۔ کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اس میں کچھ کم کیا جاسکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۲) لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مِنْ كُفَرِ مَنْ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَعَايِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُتَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ

وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَبْلِهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يَوْمُدُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرٌّ صَدَدَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ترجمہ جب رسول اللہ ﷺ اس جہان فانی سے تشریف لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہو گئے (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول سے عرض کیا کہ آپ کیونکر ان سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد با کفار کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وقت تک کہ لوگ ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لیں یعنی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے ویومئذ ابی و بما جنت) تو جو ایمان لے آیا اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادتِ مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور کے زمانہ حیات ظاہری میں مد زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اس کیلئے بھی میں ضرور ان پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کیلئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔ رواہ البخاری و مسلم عنہ۔

(بخاری جلد ۱ کتاب الزکاة باب وجوب الزکاة رقم الحدیث ۱۳۹۹،

بخاری کتاب الزکاة باب اخذ العناق فی الصدقة رقم الحدیث ۱۳۵۶،

بخاری کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالہم باب قتل من ابی قبول

الْفَرَانِضِ وَمَنْ تَبِعُوهُ إِلَى الرَّيِّقِ رَقْمُ الْحَدِيثِ ٦٩٢٥، ٦٩٢٦ بخاری جلد ۲ کتاب الاعتصام
 بالکتاب والسنة باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ رَقْمُ الْحَدِيثِ ۷۲۸۴، ۷۲۸۵
 اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبدالحق قادری محدث دہلوی
 رحمہ اللہ اشعۃ الملمعات میں فرماتے ہیں۔ در روایت آمدہ است کہ صحابہ دیگر رضی اللہ عنہم منع
 کردند ابو بکر رضی اللہ عنہ را و گفتند کہ اول عہد خلافت ست و مخالفان جماعت کثیر اند۔ مبادا
 خللے و فتورے در کارخانہ اسلام راہ یابد و توقف و تاخیر لائق مے نماید ابو بکر گفت کہ اگر
 تمام یک جانب شوند من تنہا با شتم قتال مے کنم و اس دلالت دارد بر کمال شجاعت ابو بکر۔

خارجیوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ

(۳) ہر صاحب علم و انصاف پر جو تاریخ و سیر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ
 حضرت مولیٰ مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز و قرآن خوانی و
 روزہ و دیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔ ان کے ساتھ یا راند نہ کیا دوستانہ نہ منایا بلکہ ان پر
 قتال فرمایا اور مسلمانوں کو ”حب فی اللہ و بغض فی اللہ“ کا سبق دیا۔ اللہ عز و جل
 کے غالب شیر مصطفیٰ پیارے ﷺ کے شیغم دلیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ الکریم نے پانچ ہزار غیر مقلدین (وہابیوں) کو تہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا
 ہے ان کی قبلہ روئی و کلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے
 پانچ ہزار غیر مقلدین (وہابی) تلواریں گھاٹ جہنم اتارے تو لوگ بولے خدا کا شکر
 ہے۔ جس نے انہیں ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا یوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی ان کے مردوں کی
 پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن قیس بن عبادۃ و نحوه الطبرانی فی
 الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیر المومنین۔ حدیث مرفوعہ میں ارشاد

ہوا۔ لَا يَزَالُونَ يُخْرِجُونَ حَتَّى يَخْرُجَهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ رواه الامام احمد والنسائي وابن جرير والطبراني في الكبير والحاكم عن ابى هريرة الاسلمى وابن جرير عن عبدالله بن عمرو ونعيم بن حماد عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهم يرفعانه الى النبي صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم كَلِمًا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَأَرُونَ حَتَّى يَخْرُجَهُ فِي يَمِينِهِمُ الدَّجَالُ
یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خارجی (دہائی) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی۔ یہاں تک کہ ان کے پچھلے سچ دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بد مذہب کے سلام کا جواب نہ دینا

(۴) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ
ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہو تو میرا سلام اس کو نہ کہنا۔ یعنی میری طرف سے اس کے سلام کا جواب نہ دینا۔ رواہ الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ۔ (ترمذی جلد ۲ باب بدعت مذمومہ)
سنن دارمی جلد ۱ باب اجتناب اهل الاهواء والبدعة والخصومة
فائدہ۔

امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔
”لَا اَمْرًا بِمَرَّةٍ بِمَرَّةٍ“ یعنی جواب سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بد مذہبوں سے نفرت و بیزاری اور ان سے دور رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کی بیعت سے انکار

(۵) فرزند رسول جگر گوشہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں ان مدعیان اسلام کے ساتھ میل جول یا رانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا یزید جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔ اس کی بیعت نہ فرمائی اسے امیر المومنین تسلیم نہ کیا۔ کلمہ گواہی قبلہ نماز پڑھنے مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا۔ پالیسی نہیں برتی تھی نہ فرمایا۔ ایک فاسق و فاجر کو قائد اعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا واقع کرب و بلا شاہزادہ گلگوں قبائلی جدہ و علیہ السلام نے دشت جفا کے پتے ہوئے ریتے پر اپنے مقدس خون کے صرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جس کو ہر سال محرم کا چاند از سر نو زندہ کر دیا کرتا ہے پھر بد مذہب بلکہ گاندھی جیسے (مسٹر جناح) زندیق کو قائد اعظم ماننا کیسا شدید حرام ہوگا۔

(طبقات ابن سعد البدایہ والنہایہ)

امام محمد بن سیرین کی بد مذہبوں سے نفرت

داری شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ

(۶) دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ تُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ فَقَالَ لَا قَالَ تَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا لِعَقُومَاتٍ عَنِّي أَوْ لَا قَوْمٍ قَالَ فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيَّ آيَةً فَيُخْرِقَنِي فَيَقْرَأَ ذَلِكَ فِي قَلْبِي (سنن دارمی باب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

ترجمہ دو بد مذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی اے ابو بکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں

ان دونوں نے عرض کی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھیں۔ فرمایا نہ۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ! یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے پھر کسی نے عرض کی اے ابو بکر آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔ امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے۔
فائدہ۔ دیکھو دیکھو بد مذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سننا بھی منع ہے۔ غور کرو کہ آنکھ دین کو وہ خوف تھا اور آج جہاں بے خرد کو یہ بیباکی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی کا بد مذہب سے روگردانی کرنا

اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ

(۷) اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ قَالَ لَا يُؤْبَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلَّى وَهُوَ يُشَمِّرُ بِاَصْبُعِهِ وَلَا يَصِفُ كَلِمَةً وَاَشَارَ لَنَا سَعِيدٌ بِخَنْصَرِهِ اَلْمَعْنَى ترجمہ ایک بد مذہب نے ایوب سختیانی سے کہا۔ اے ابو بکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرما تے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیاں سے اشارہ کر کے بتایا۔ (سنن دارمی جلد اباب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بد مذہب کو جواب نہ دینا

اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک اور روایت کلثوم بن جبر سے ہے۔

(۸) اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَهَمَلَ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَرِيشَان ترجمہ کسی نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا تو اس کا سبب آپ سے پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا اریشاں یعنی بد مذہبوں سے ہے۔ (دارمی باب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے

(۹) بخاری شریف میں ہے۔ ”كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمُ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ“ یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں (دہابیوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۳) قدیمی کتب خانہ کراچی مکتب استنباط المرتدین باب قتل الخوارج والملحدین

صحابہ کرام کی وصیتیں

یعنی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ میں ہے۔

(۱۰) فِي التَّوَضُّعِ عَنْ كِتَابِ الْإِسْفَرِ إِنْهُنِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ أَبِي أَوْفَى وَجَاهِرٌ وَأَسْبُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَأَقْرَهُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ يُوْصُونَ إِلَى اخْلَافِهِمْ بِأَنْ لَا يَسْلَمُوا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ وَلَا يَعُودُوهُمْ وَلَا يَصْلُوا خَلْفَهُمْ وَلَا يَصْلُوا عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور ان کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بد مذہبوں کو سلام نہ کرنا اور ان کی مزاج پرسی نہ کرنا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مر جائیں تو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا۔ تلک عشرۃ کاملہ یہ دس مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب و پختگی کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور ”حب فی اللہ و بغض فی اللہ“ کا سبق پڑھایا جا رہا ہے۔

(عمدة القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۰ ارشاد الساری ج ۹)

بد مذہبوں کے بارے میں فرمانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضور پر نور سلطان بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوثِ صمدانی قطب ربانی محبوبِ سبحانی سید عبدالقادر جیلانی الحسنى والحسينی رضی اللہ عنہما غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔

وَإِنَّ لَإَيُّكُمْ أَهْلَ الْبِدْعِ لَا يَدْرِيهِمْ وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ لَأَنَّ إِمَامَنَا أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلَى صَاحِبِ بَدْعٍ فَقَدْ أَحَبَّهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تَحَابُّوا وَلَا يُجَالِسُهُمْ وَلَا يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَلَا يَهْنِئُهُمْ فِي الْأَحْيَادِ وَأَوْقَاتِ السُّرُورِ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا وَلَا يَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمْ إِذَا ذُكِرُوا بَلْ يَبْغِضُهُمْ وَيُعَادِيهِمْ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مُعْتَقِدًا بِبُطْلَانِ مَذْهَبِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ مُحْتَسِبًا بِذَلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيلَ وَالْأَجْرَ الْكَثِيرَ قَالَ وَقَالَ فَضِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ مَنْ أَحَبَّ صَاحِبَ بَدْعٍ أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ وَأَخْرَجَهُ نُورَ الْإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ وَإِنَّا عَلِمَ اللَّهُ مِنْ رَجُلٍ أَنَّهُ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بَدْعٍ رَجَوْتُ اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَ ذُنُوبَهُ وَإِنْ قَلَّ عَمَلُهُ وَإِنَّا رَأَيْتُ مُبْتَدِعًا فِي طَرِيقِي فَخُذْ طَرِيقًا آخَرَ غَنِيَّةُ الطَّالِبِينَ بَابُ اجْتِنَابِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ

ترجمہ بد مذہبوں کی مجلسِ جلسہ میں جا کر ان کی گنتی کو نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے۔ ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا بد مذہب کو سلام کرنا اسے دوست بنانا ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔ بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے اور ان کی عیدولی اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے اور مرجائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا تذکرہ ہو تو ان کیلئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس میں جدائی و عداوت میں ثوابِ عظیم اور اجرِ کثیر کی اللہ تعالیٰ سے امید قوی

رکھے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کسی بد مذہب سے محبت رکھے اس کے عمل اللہ تعالیٰ ضبط کر دے اور اس کے دل سے نور ایمان کو نکال دے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بد مذہب سے اللہ کیلئے بغض رکھتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے۔ اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں اور جب کسی بد مذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ اور اسی کتاب مستطاب میں ہے۔

وقال فضیل بن عیاض سمعت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط اللہ حتی یرجع ترجمہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جو مسلمان کسی بد مذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے۔ جب تک واپس نہ ہو۔ اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نہم میں ہے۔

ان هجرة اهل الاهواء والبدع دائمة علی ممر الاوقات مالم تظهر التوبة والرجوع الی الحق

ترجمہ مگر اہل بد مذہبوں سے ترک سلام و کلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جب تک ان کی توبہ اور حق کی طرف رجوع کرنا ظاہر نہ ہو۔

جب بد مذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہے تو اہل ایمان غور کریں کہ ان سے اتحاد یا رائے کا نٹھنے ان کو قاتل اعظم بنانے ان کے ساتھ بھائی چارہ کرنے کا کیا حکم ہوگا۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مقاصد میں فرماتے ہیں۔

وحکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض الی الاہانة والطعن واللعن۔

ترجمہ بد مذہب کا حکم یہ ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔ اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے اس کی اہانت اور اس پر لعن طعن رد و طرد کیا جائے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کا فرمان

شرح شفا للملا علی القاری جلد ثانی بیان علامات محبت رسول اللہ ﷺ

ہے۔

وَمُجَابَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَهُ أَوْ طَرِيقَتَهُ أَوْ عَمِلَ بِغَيْرِهَا وَابْتَدَعَ فِي دِينِهِ (أَيُّ أَظْهَرَ الْبِدْعَةِ فِي سَبِيلِهِ)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم ﷺ کے دین میں بدعت بد مذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز رکھا جائے اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس ﷺ کے تحت میں ہے۔

وَمُجَابَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِهِ وَالْحَوَافِ عَنْهَا (وَبُغْضُهُ) وَالتَّحْذِيرُ مِنْهُ

ترجمہ مسلمانوں کیلئے حضور اقدس ﷺ کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کی شریعت کے خلاف ہو۔ اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہیے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ کا فرمان

رد المحتار میں ہے۔

(قَوْلُهُ صَاحِبُ بِدْعَةٍ) أَيْ مُحَرَّمَةٌ وَلَا فَعْدُ تَكُونُ وَاجِبَةً كَنَصْبِ الْأَدَلَّةِ لِلرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ

ترجمہ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گمراہ بد مذہب فرقوں کے رد کیلئے دلائل قائم

کرنا اور ان کا رد وطر دکرنا واجب ہے۔

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حضور پر نور آقائے نعمت دریائے رحمت تاج الدول اکامین شیخ الاسلام و المسلمین
مرشد برحق امام الہدایت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم مولانا الحاج شاہ حافظ
مفتی عبدالغنی محمد احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مبارک فتاویٰ الطایا
النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد ۴۲۱ میں نقل فرماتے ہیں۔

صَرَحُوا أَنَّ لَوُوجِدَ فِي بَرِيَّةٍ كَلْبًا وَحَرِيْمًا يَمُوتَانِ عَطَشًا وَمَعَهُ مَاءٌ
يَكْفِي لِأَحَدِهِمَا يَسْعَى الْكَلْبُ وَيَخْلِي الْحَرِيْمُ يَمُوتُ وَمِنَ الْحَرِيْمِينَ كُلُّ
رَجُلٍ يَدْعِي الْإِسْلَامَ وَيُنْكِرُ شَيْئًا مِّنْ ضَرُورَاتِ الدِّينِ لِأَنَّ الْمُرْتَدَّ حَرَبِيٌّ
كَمَا نَصُّوا عَلَيْهِ وَهُمْ مُرْتَدُّونَ كَمَا حَقَّقْنَاهُ فِي الْمَعَالَةِ الْمُسْفِرَةِ عَنْ حُكْمِ
الْبَدْعِ الْمَكْفُورَةِ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد صفحہ ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۷)

ترجمہ آئمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ اگر جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر حربی
دونوں کو اس حال میں پائے کہ دونوں پیاس سے مرے جاتے ہیں اور مسلمان کے
پاس ایک کی پیاس کے لائق پانی ہے۔ یعنی اتنا پانی ہے کہ دونوں میں سے جس کو
پلائے گا اس کی جان بچ جائے گی تو وہ پانی کتے کو پلا دے کہ اس کی جان بچ جائے اور
حربی کو مر جانے دے اور جتنے لوگ مدعی اسلام ہیں اور پھر ضروریات دین میں سے کسی
چیز کا انکار کرتے ہیں۔ وہ بھی حربی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ مرتد ہیں اور مرتد حربی
ہیں۔ جیسا کہ آئمہ دین نے اس پر دلائل بیان کئے ہیں اور ہم نے اس مسئلے کی تحقیق
اپنے رسالہ ”المعالة المسفرة“ میں کی ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدَّالْوَدَّاهُنَّ فَيُهْذِبُهُنَّ

کے تحت میں فرماتے ہیں۔

در حدیث شریف وارد است کہ اِذَا لَقِيتَ الْفَاجِرَ فَالْقُلُّ بِوَجْهِهِ خَيْرٌ
ترجمہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب فاجر سے تو ملے تو اس سے ترش روئی
کے ساتھ ملاقات کر۔

تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔

بد مذہب سے دوستی پر ایمان کی چاشنی ختم

قال سهل بن عبد الله التستري من صحاح ايمانه واخلص توحيداً فانه
لا يانس الى المبتدع ولا يجالسه ولا يواكله ولا يشاربه ويظهر له العداوة
ومن دامن بمبتدع سلبه الله تعالى حلاوة الايمان ومن تحبب الى مبتدع
نزع نور الايمان من قلبه

ترجمہ جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کر لے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا
تو یقیناً وہ شخص کسی بد مذہب و بد دین سے انیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ
بیٹھے اٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ کھائے پئے گا اور اس بد مذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر
کرے گا اور جو بد مذہب کے ساتھ مدافعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی
کو چھین لے گا اور جو بد مذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے
ایمان کا نور نکال لے گا۔ والعياذ بالله تبارک و تعالیٰ

امام غزالی رحمہ اللہ کا فرمان

مدخل ابن الحاجب جلد اٹیس ہے۔

قد نقل الامام ابو حامد الغزالي في كتاب الانجام في ذم العوام عن
علم الكلام اتفقت الامة قاطبة على ذم البدع وزجر المبتدع وتعتيب من

یعدف بالبدعة فهذا مفهوم على الضرورة بالشريعة وهو غير واثم في محل الظن ترجمہ ابو حامد محمد غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”الاجسام فی ذم العوام“ میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بد مذہبی کی برائی بیان کی جائے اور بد مذہب کو جہنم کا جائے اور عتاب کیا جائے اور ایسا کرنا بطور ضرورت اور بد اہت اور یقین (چانو کہ) یہ شریعت مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اور خزائن الروایات اور محیط اور ذخیرہ میں ہے۔

لا ينبغي للمومن ان يعقل هدية الكافر في يوم عيدهم ولو قبل لا يعطى ولا يرسل اليهم ترجمہ مسلمان کو یہ نہیں چاہیے کہ کافروں کے تہواروں میں ان کا ہدیہ قبول کرے اور اگر کسی سبب سے قبول کر لیا تو اس کا بدلہ نہ ان کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے۔ کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق و اتحاد ثابت ہوتا ہے۔ جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت و محبت و موانست و مخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔ شرعۃ الاسلام میں ہے۔

بد مذہبوں سے کنارہ کشی صالحین کا طریقہ ہے

من سنة السلف الصالح مجانبية اهل البدع وان النبي صلى الله على وعلى اله وسلم قال لا تجالسوا اهل الاهواء والبدع فان لهم عزة كعرة الجرب وقد نهى النبي صلى الله عليه واله وسلم عن مقابلة القدرية بالسلام وعن عيادة مرضاهم وشهود موتاهم وعن الاحتماء وكلام اهل البدعة فان استطاع انتهارهم بأشد القول واهانتهم بأبلغ الهوان فعل ففى الحديث من انتهر صاحب بدعة ملا الله تعالى قلبه امنا وإيماننا ومن اهان صاحب بدعة امنه تعالى يوم القيمة من الفرع الأكبر

ترجمہ سلف صالح کا طریقہ بدنہ ہوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گمراہوں بدنہ ہوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قدریوں کو ابتداء سلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور ان کے جنازے پر جانا اور بدنہ ہوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑکے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن و امان سے بھر دے اور جو کسی بدنہ ہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن و امان سے بھر دے اور جو کسی بدنہ ہب کو ذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ امان بخشے۔

مسلمانان اہلسنت سلمہم ربہم غور و انصاف فرمائیں کہ جب ان بدنہ ہوں کے متعلق جو حد کفر تک نہیں پہنچے یہ حکم شرعی ہے کہ ان کو ابتداء سلام نہ کیا جائے۔ وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے جانا جائز نہیں۔ وہ مرجائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں۔ انکی بات سننا جائز نہیں۔ انکے پاس بیٹھنا جائز نہیں جہاں تک استطاعت ہو ان کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے۔ جس قدر اپنی قدرت میں ہو ان کی اہانت کی جائے تو وہ بدنہ بہانہ زمانہ جن کی بدنہ بیاں حد کفر و ارتداد تک معاذ اللہ پہنچی ہوئی ہیں۔ جیسے نیچریہ و چکڑالویہ و مرزائیہ قادیانیہ و لاہوریہ و خاکساریہ مشرقیہ و دہابیہ و دیوبندیہ وغیرہ مقلدین زمانہ و روافض اثنا عشریہ قائلین تحریف قرآن و معتقدین افضلیت ائمہ برانبیاء و روافض آغاخانہ و ہابیہ بہائیہ ”اعاذنا اللہ رب البریہ جمیعہ اہل السنۃ من عقائدہم الکفریہ“ ان کے ساتھ سلام کرنا میل جول رکھنا الفت و محبت برتنا ان کے پیشوائے دین و مقتدائے مسلمی و قائد اعظم و قائد ملت اسلامیہ بنانا ان سے یارانے دوستانے برادرانے منانا انکے ساتھ داد و اتحاد رچانا ان کو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوام مسلمین کو ان کا خیر خواہ اسلام و مسلمین ہونا باور کرانا ان کے لیکچر انکی اسٹیجس (تقاریر) بھولے بالے مسلمانوں کو سنانا ان کی عزت و عظمت کے گیت گانا

ان کیلئے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اس طرح سیدھے سادے عوام اہلسنت کے قلوب میں خدا جل جلالہ و رسول ﷺ کے دشمنوں بدگوئیوں کی وقعت و محبت والفت و عظمت جمانا بحکم شریعت مطہرہ کی ساخت اشد حرام و سبب قہر عزیزی ذی انتقام و غضب مقتدر علام ہوگا۔ الا فاعتبروا یا اولی الابصار والعیاذ باللہ العزیز الغفار

زید اپنے آپ کو مجددی کہتا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے لہذا فقیر بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال پیش کرتا ہے جن سے معلوم ہو کہ حضرت مجدد صاحب نے تصلب فی الدین کی اور بد مذہبوں بد دینیوں سے کس قدر دور و نفور و بیزار رہنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۱۹۳ صفحہ ۱۹۳ پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
ارشاد اول۔ آں سرور دین و دنیا علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام در بعض ادعیہ خود اہل شرک را بایں ہمہ عبارت نفیس فرمودہ اند۔

اللَّهُمَّ شَيْئٌ شَمَلَهُمْ وَفَرَّقَ جَمْعَهُمْ وَخَرَّبَ بَنِيَانَهُمْ وَخَذَّ عَزِيْزُهُمْ مُّقْتَدِرٌ

ترجمہ حضور سرور دارین ﷺ نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اللہ ان کے جتنے توڑ دے ان کی جماعت کو منتشر کر دے۔ انکی بنیادوں کو ویران کر دے اور ان کو عزت و قدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمائے۔

مجددی صاحبان دیکھیں کہ اس ارشاد میں کفار و مشرکین پر نفرین اور ان پر ہلاکت و بربادی کی دعا ہے یا نہیں۔

ارشاد دوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۱۶۳ صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ حبیب خود را علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

پس پیغمبر خود را کہ موصوف مخلوق عظیم ست بجهاد و کفار و غلظت بایشان امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشان داخل خلق عظیم ست پس عزت اسلام در خواری کفر و اہل کفر ست کہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشان را تعظیم کنند و بالا نشانند در مجالس خود جائے دادن و بایشان مصاحبت نمودن و میزبانی کردن ایشان داخل اعزاز ست در رنگ سکاں ایشان را دورر باید داشت و اگر غرضے از اغراض دنیوی بایشان مربوط باشد و بے ایشان میسر نشود شیوہ بے اعتباری را امری داشته بقدر ضرورت بایشان باید پرداخت۔

ترجمہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر شدت فرمائیے تو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو جو خلق عظیم کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اور ان پر غلظت فرمانے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کیساتھ غلظت و شدت برتنا خلق عظیم میں داخل ہے تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت و رسوائی میں ہے۔ جس نے اللہ و رسول جل و علاء و ﷺ کے دشمنوں کو عزت دی اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ ان کی تعظیم ضروری کریں اور ان کو اونچی جگہ بٹھائیں۔ بلکہ اپنی مجلسوں جلسوں میں ان کو جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اور اگر دنیوی غرضوں میں سے کوئی غرض ان سے متعلق ہو اور ان کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار و اعتماد و قطعانہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے برتاؤ کریں۔

ارشاد سوم

یہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد اکتوب نمبر ۲۲۶ میں صفحہ ۳۲۶ پر فرماتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام اور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت و شجرۂ انبیاء گشت بواسطہ تبری از دشمنان او تعالیٰ بودہ۔

قال الله تبارك وتعالى قد كانت لكم أسوة حسنة في إبراهيم والذين معه إذ قالوا لقومهم إنا برءاؤا منكم ومما تعبدون من دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَلْنَا دِينَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ (الممتحنة ۴)

وچ عملے و نظر ایں فقیر از برائے حصول رضائے حق جل جلالہ برابر تبری ایں نیست۔

ترجمہ رحمان جل جلالہ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہو گئے۔ یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری و بیزار تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسکے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی و عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ

اور اس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خدا و رسول کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھنے کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔

مجدودی حضرات غور کریں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں اور یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مجدد صاحب تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ بد مذہبوں بد دینوں کے ساتھ دشمنی و نفرت رکھنا اس کام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کوئی اور کام نہیں ہے۔

ارشاد چہارم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۵۴ میں صفحہ ۵۴ پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر فرماتے ہیں۔
اجتناب از صحبت مبتدع لازم ست و ضرر صحبت مبتدع فوق ضرر کافر ست۔

ترجمہ مسلمان کہلانے والے بد مذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو بد مذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔ مجددی صاحب اس ارشاد کو حفظ کر لیں۔

ارشاد پنجم

مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلت اسلام ہماں قدر ست ایں سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت و اکثر مردم ایں سررشتہ را گم کردہ اند و از شوی آل دین را برباد دادہ و قال اللہ سبحنہ یا ایہا النبی جاهد الکفار والمنفقین و اغلظ علیہم جہاد با کفار و غلظت برایشاں از ضروریات دین ست۔

ترجمہ اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہے۔ اس سررشتے کو خوب محفوظ رکھنا چاہیے۔ اکثر لوگوں نے اس سررشتے کو گم کر دیا ہے اور اسی کو گم کر دینے کی نحوست کے سبب دین کو برباد کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے۔ (اصحاب فوج و سطوت و سلاطین اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو ان پر سختی کرنا ضروریات دین سے ہے۔

کہاں ہے زید اور اس کے ہمنوا مجددی کہلانے والے دیکھیں کہ حضرت مجدد کیا

فرما رہے ہیں۔ کافروں بد مذہبوں پر سختی و درستی کرنا مسلمان کیلئے ضروریات دین سے بتا رہے ہیں اور جو مسلمان ایسا نہ کرے اسے ضروری دین کا منکر اور اسلام کو ذلت دینے والا بتا رہے ہیں۔ فالحمد لله علی ذلك

زید کو یہ ارشاد بطور وظیفہ کے یاد رکھنا چاہیے اور اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہیے۔ کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں۔ ایں سرشتہ رانیک باید نگاہ داشت۔

ارشاد ششم

مکتوبات جلد اکتوب نمبر ۲۲۹ صفحہ ۲۳۹ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید مرتضیٰ خاں کو تحریر فرماتے ہیں۔ ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور و تمنائے ایں فقیر شدت نمودن ست بدشمنان خدا جل و علا و دشمنان پیغمبر اعلیٰ علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات و اہانت رسانیدن ست بایں بیدولتان و خوار داشتن ایشان را ائمہ باطلہ ایشان را و یقین میدانید کہ بیچ عملے ترد حق جل و علا ازیں عمل مرضی تر نیست۔

ترجمہ ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے اور میری (یعنی حضرت مجدد صاحب) کی دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر سختی و شدت کی جائے اور ان بد نصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے اور آپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔

مجددی صاحبو! غور کرو اور بگوش ہوش سنو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی دلی تمنا اور آرزو کیا ہے؟ دشمنان خدا و رسول پر بد مذہبوں بد دینوں پر سختی اور ان کی رسوائی و اہانت یا محبت و روائی۔ اور یہ تو خیر آپ کی تمنا تھی۔ لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں مشہدوں کو فرماتے ہیں کہ یہ بات یقین کے ساتھ جان لو کہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب و پسندیدہ کوئی کام نہیں ہے اوپر گزرا کہ فرماتے ہیں بد مذہبوں پر

شدت سختی اور ان سے نفرت و بیزاری ضروریات دین سے ہے یعنی جو صحیح تعلیم تہذیب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدوں اور نسبت رکھنے والوں کو ہر موقع پر بتا رہے ہیں مگر افسوس اور ہزار افسوس کہ لوگ اپنے آپ کو مجددی کہیں اور دشمنان خدا و رسول سے یارانہ و دوستانہ منائیں بھلائی چارہ رچائیں اور حضرت مجدد صاحب کے ارشادات کو خیال میں نہ لائیں اور ان فرامین کو پست پس پشت ڈالیں اور خدا تعالیٰ کو جو کام سب کاموں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اسے چھوڑ کر اس احکم الحاکمین جل جلالہ و عم نوالہ کو ناراض کر نیوالا کام کریں۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ ہدایت بخشنے آمین ثم آمین۔

ارشاد ہفتم

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد اول مکتوب نمبر ۱۶۳ صفحہ ۱۶۶ میں فرماتے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ در کلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبر خود فرمودہ است پس اختلاط و موانست با ایں دشمنان خدا و رسول اواز اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت و موانست با ایں دشمنان آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی و رفع رسوم کفری زبوں می گرد و حیائے موانست مانع آں می آید و ایں ضرر بسیار عظیم ست۔ و دوستی و الفت با دشمنان خدا و با دشمنان پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عز و جل و بدشمنی پیغمبر او علیہ و علیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ اواز اہل اسلام ست و تصدیق و ایمان باللہ و رسولہ دارد اما نمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام اور اپاک و صاف می برد۔ ترجمہ اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن فرمایا ہے تو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے۔ ان بد مذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہو جاتی ہے اور میل جول

دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا و رسول جل و علاہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ الفت و دوستی خود اللہ و رسول کی عداوت و دشمنی تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی خدا و رسول کا یہ بھی مخالف ہو جاتا ہے) ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے برے کام یعنی بندہ ہوں سے دوستانے بے دینوں سے یارانے دشمنان دین سے برادرانے اس کے اسلام کو بالکل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

مجددی صاحبو حضرت مجدد صاحب کے ارشادات گرامی خوب غور سے سنتے اور سمجھتے جاؤ اور خدا توفیق بخشنے تو صدق دل کے ساتھ ”سمعنا و اطعنا“ بھی کہتے جاؤ۔

ارشاد ہشتم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۶۶ صفحہ ۳۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔ مجرد تقوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم مجہمہ من الدین ضرورۃً باید و تیری از کفر و کافری نیز در کار است تا اسلام صورت بند و دود نہ خراط القتاو

ترجمہ زبان سے خالی کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کیلئے کافی نہیں ہے۔ تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تاکہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔

ارشاد نہم

مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست آنچہ از دین بطریق ضرورت و تواتر

ہمارسیدہ است و اقرار لسانی نیز رکن ازاں گفتہ اند کہ احتمال سقوط دارد و علامت ایں تصدیق تبری ست از کفر و بیزاری از کافری و آنچه در کافری است از خصائص و لوازم آں بچہاں کہ بہتین زنا ر مثل آں واگر ”عملاً ہاللہ سبحانہ“ بادعوائے تصدیق تبر از کفر نہ نماید مصدق دینین ست کے بداع ارتداد متسم ست و فی الحقیقہ حکم او حکم منافق ست ”لا الی ہولاء ولا الی ہولاء“ پس در تحقیق ایمان از تبری کفر چارہ نہ بود

ترجمہ ایمان ان تمام دینی باتوں کو دل سے سپاماننے کا نام ہے جو ضرورت اور توازن کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اور زبان سے ان کی سچائی کے اقرار کو بھی ائمہ دین نے ایمان کا رکن بتایا ہے جو بوقت اکراہ شرعی ساقط ہو جاتا ہے۔ اس تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفر و کفار سے اور کفری باتوں سے تبری و بیزاری کرے اور جو کچھ کافروں کے دین و مذہب کی چیزیں ہیں جو ان کے دھرم میں لازم و ضروری ہیں ان سب سے بیزار ہو جیسے زنا ر باندھنا اور اس کے سوا اور شعائر کفر و کفار۔ اور اگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا سچائی کے ساتھ کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داعیوں سے داغدار ہے اور حقیقت میں اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے طور پر کافروں میں شامل ہے تو ایمان حاصل کرنے اور مسلمان ہونے کیلئے کفر کی باتوں سے تبری و بیزاری لازم ہے۔

اے حضرت مجدد صاحب سے نسبت رکھنے والو ہو شیار خبر دار رہو دیکھو حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہو کر کفر و کفار اور کفریہ باتوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے اور ارتداد کا داغ اس پر لگا ہوا ہے۔

ارشاد دہم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ۱ مکتوب نمبر ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ محبت خدائے عزوجل و محبت رسول اوعلیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنی دشمنان او صورت نہ بند دے۔ تو لا بے تیرا نیست ممکن دریں جا صادق ست۔

ترجمہ خدا و رسول جل جلالہ وعلیہ السلام کی محبت ان کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے۔ تو لا بے تیرا نیست ممکن یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے۔
”تلك عشرة كاملة“

عزیز سنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ ان کو بار بار پڑھیے اور غور کیجئے کہ کس تھلب و چنگی کی تعلیم دے رہے ہیں اور کفر و کافر کی نفرت و بیزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتا رہے ہیں اور بد مذہب بد دین کفار و مشرکین و مرتدین کیساتھ محبت و الفت یا راندہ دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں برائیاں اور اس کی وعیدیں بیان فرما رہے ہیں کاش اس زمانہ کے علماء و مشائخ پیر و مرشد بھی اپنے متولین و مریدین و متعلمین و معتقدین کو اسی تھلب و چنگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دن کیوں دیکھتے۔ آج جو بھولے بھالے مسلمان، بد مذہبوں بد دینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تعصب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ بعض مولویوں نے بد مذہبوں سے تنخواہیں و وظیفے لے کر اپنی زبانیں بند کر لیں۔ بعض نے چندوں کی کمی دیکھ کر بد مذہبوں کی ہموائی کی اور کسی نے اپنی مشینیت بنی رکھنے کیلئے سکوت و جمود اختیار کیا اور کوئی ان کی چکنی چڑی باتوں طبع

ساز یوں میں پھنس کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگا اور چند حق پسند و حق گو علمائے کرام اعلان حق و ابطال باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلم کھلا قرآن و حدیث کے موافق اور ائمہ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پر نور سیدنا غوث اعظم پیران پیر و سنگیر و حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری و حضرت خواجہ بہاؤ الملک والدین نقشبند و حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مجدد الف ثانی سرہندی و حضرت ابوحنیفہ الہند شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی وغیرہا علیہم السلام کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرما رہے ہیں اور یہی ہیں وہ حضرات علمائے کرام کثر ہم اللہ تعالیٰ وایدہم ہیں (نوٹ: شامل اشاعت خلد ۱ از حافظ محمد مبارحسین چشتی غفرلہ ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء سے جناب استاذی المکرم فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی فضل احمد چشتی صاحب دامت فیوضہم کی مسلسل تبلیغ و اتقان حق و ابطال باطل کی برکت سے ہزاروں لوگ بشمول علماء و مشائخ گمراہی و بد مذہبیت سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو چکے ہیں فللہ الحمد، اللہم زد فزد) جو ان تمام بزرگان دین کی نیابت صحیح معنوں میں کر رہے ہیں اور ہم غربائے اہلسنت و جماعت کو حضور پر نور امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا حافظ قاری حاجی مفتی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں قبلہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مظہر بن کر بلا خوف "لومۃ لائم" حق کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اور ہم سنیوں کی کشتی کو بد مذہبوں بے دینوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور (دور حاضر اتنا پر فتن ہے) کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بد مذہبیاں کو چپے کو چپے میں بلکہ قدم قدم پر نئی نئی بے دینیاں اور ہم غربائے اہلسنت دولت ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور اس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ و نگہبان جل جلالہ و علیہ السلام

آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجئے تو وہ مرزائی، قادیانی، وہابی، غیر مقلد وہابی دیوبندی، رافضی، خارجی، چکڑالوی، نیچری، خاکساری، بابی، بہائی، آغا خانی وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے۔ سیاسی نام نہاد جماعتیں دیکھئے تو معاذ اللہ اگر کانگریس اسلام کو کھلم کھلا مٹانا چاہتی ہے تو مسلم لیگ اسلام کا نام لے کر اسلام و مسلمین کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ فرق صرف اسی قدر ہے کہ کانگریس مسلمانوں کو فنا کرنا چاہتی ہے اور نام نہاد مسلم لیگ مسلمانوں کی عظیم دولت ایمان و دین کو برباد کرنا چاہتی ہے اور نتیجہ دونوں کا ایک ہے کہ مسلمان معاذ اللہ مسلمان رہ کر باقی نہ رہے۔ کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے تو کہیں مسلم و مرتد اور مسلمین و کفار اچھوت کے اتحاد و داد کا شور ہے۔ کسی طرف تحریر و تقریر میں آغا خانی خوجے جینا کو قائد اعظم ملت اسلامیہ بتایا جا رہا ہے تو کسی جگہ اس کو سیاسی پیئمبر بتایا جا رہا ہے اور کسی طرف کافروں، مشرکوں، مرتدوں، بددینوں کے خدا کا پیارا اور خدا کا دوست ہونے کا راگ الاپا جا رہا ہے اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو تو بہ تو بہ یا تو اسکے ممبر شریعت سے جا مل مذہب سے ناواقف اور خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کے احکام سے غافل ملیں گے یا کھلے ہوئے نیچری بد مذہب ملحد ہرے اور مرتب کریں اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے قواعد و قوانین استغفر اللہ۔

ایسوں سے خیر خواہی اسلام و مسلمین کا گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑیے کو بکریوں کے گلے پر نگہبان مقرر کر دے اور اس بھوکے خونخوار بھیڑیے سے حفاظت کی امید رکھے۔ یہ لوگ قانون بنائیں گے تو کیسے معاذ اللہ اسلام کش مسلم آزار کہیں وقف بل پر زور دیں گے تو کبھی خلع بل خلاف شریعت پر شور کریں گے کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کریں گے تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے اور کہیں اقلیت و اکثریت کا جھگڑا چھیڑیں گے۔ اگر ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست

پیش کی جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔

حق فرمایا خبر صادق علیہ السلام نے

اتخذوا ارفساً جهالا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا او كما قال
ترجمہ آخر زمانہ میں لوگ جاہلوں نافہوں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے پھر
ان سے مسئلے دریافت کریں گے۔

وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کیلئے بغیر علم کے فتوے دیں گے تو خود
بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ارشاد فرماتے ہیں سرکارِ مدینہ ﷺ ادا وسد الامرالی غیر اہلہ فانتظر
الساعة یعنی جب کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ رواہ البخاری عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۸۴۲۲)

پھر غضب بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلح کلی واعظ کہیں تو آیات و
احادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر
اہلسنت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم

مثنوی شریف میں حضرت مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

دشمن راہ خدا را خوار دار دزد را منبر منہ بردار دار
ترجمہ بد مذہب و بد دین کو خوار و ذلیل جانو۔ دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی
پر جگہ دو۔ مگر اس دور کی بولگمونی ہے کہ چوروں لیروں کو رکھوالا بنایا جا رہا ہے اور دوسری
جگہ حضرت مولانا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

دور شو از اختلاط یار بد یار بد بدتر بود از مار بد
ترجمہ بد مذہب و دلچت سے دور بھاگ اسکی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بد مذہب

دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کہ

مار بدتھا ہمیں برجاں زند یار بدبر دین و برایماں زند
ترجمہ زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی۔ مگر ایمان سلامت رہے گا جس
کے سبب ہمیشہ کی سلامتی ہے اور اگر بدنہب دوست کا زہر چٹھ گیا تو دین و ایمان
برباد ہو جائے گا۔ دنیا و آخرت دونوں خراب۔

مفسر الدنيا والاخرة ذلك هو الخسران المبين کا مصداق ہوگا۔ والعیاذ
باللہ تعالیٰ

حضرت مولانا جلال الملتہ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے
ہیں۔

رَوَّاشِدَاءُ عَلَى الْكُفَّارِ بَاشْ حَاكِ بَرْدِ دَلْدَارِیْ اَغْيَارِ پَاشْ
ترجمہ اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بدنہب
بد دین لاندہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری
واحسان پر خاک ڈال دے۔

اور فرماتے ہیں۔ نفعنا اللہ تعالیٰ بفسرۃ القدسی و

ہیں مکن رد باہ بازی شیر باش برسر اعدائے دیں شمشیر باش
ترجمہ اے مسلمان! سخت ہے۔ دین و مذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی
بازی مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنان دین کے سروں پر تلواریں بن جا

اور فرماتے ہیں۔ قدسنا اللہ تعالیٰ بفسرۃ المعنوی۔

حب اللہ بغض اللہ کن شعار تابیبی بر دیر دلدار بار
ترجمہ اے مسلمان! اللہ کیلئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کیلئے اللہ کے

دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العالمین اور اس کے محبوب رحمۃ اللعالمین جل جلالہ ﷺ کی بارگاہ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی۔

خلاصہ

ان تمام آیات قرآنیہ وارشادات ربانیہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا علی آلہ الف الف الصلاۃ والختیہ وقرائین صحابہ کرام و اقوال اہلبیت عظام و اولیائے اعلام و فتاوائے علمائے اعلام رضی اللہ العزیز العلام کا یہ ہوا کہ زید جو اپنے آپ کو نقشبندی مجددی کہتا ہے اپنے کلمات مذکورہ فی السوال میں سخت کذاب و مفتری ہے۔ اللہ و رسول جل و علی و ﷺ پر افترا جڑنے تہمت اٹھانے میں بے باک و جری ہے اور مسئلہ ضروریہ و دینیہ شدت علی الکفار کا مذب و منکر ہونے کے سبب ”عیانا باللہ سبحنہ و تعالیٰ“ سرے سے دین اسلام ہی سے بیزار و بری ہے۔

اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنے ان کلمات کفریہ سے بہت جلد توبہ صحیحہ شرعیہ کرے ورنہ اس کیلئے حکم شریعت مطہرہ مخلود فی النار اور ابدی خسران و ابتری ہے۔ غلطت برکفار و شدت علی الکفار کا فرض قطعی ہونا ضروری دینی مسئلہ شریعت پیغمبری ہے۔ جہاں دین اسلام کی اشاعت کا اصلی اور سب سے بڑا ذریعہ کتاب کریم الہی اور خلق عظیم پیغمبری ہے وہیں اسلام کا جائزہ خادم درہ عمری ہے اور اس کے دشمنوں پر قہر انگن ذوالفقار حیدری ہے۔

البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں۔

اول:

شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے کر ہند ہوں بے دینوں کو بد

مذہبی و بے دینی سے زنا و زانیہ و مرتدین کو زندہ و ارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج و سطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دوم:

شدت باقلم والسان یعنی قلم و زبان سے تحریراً و تقریراً بد مذہبوں بے دینوں لاندہ بھوں بد دینوں زندیقوں مرتدوں کی بد مذہبیاں بے دینیاں انکے عقائد فاسدہ و معتقدات کفریہ ان کے عیوب اور نقائص ان کی برائیاں ان کی خرابیاں کھلم کھلا جلسوں محفلوں مناظروں کتابوں رسالوں میں بیان کر کے سنی مسلمانوں کے اسلام و سنیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ان خبیثا سے نفرت دلانے ان سے دور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت و مشائخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین کے دین و مذہب کے تحفظ کیلئے بد مذہبوں بے دینوں گمراہوں مرتدوں سے دور و نفور رہنا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے سلام کلام کرنے اٹھنے بیٹھنے ان کے جلسوں میں جانے ان کی تقریریں سننے ان کی تحریریں دیکھنے سے قطعاً پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب و متعلقین کو ان خبیثا و مرتدین کی خباثتوں بے دینیوں پر مطلع کر کے ان سے بری و بیزاری کرتے رہنا یہ تمام مسلمانان الہدٰی پر فرض ہے اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علی اعداء الدین کے ان درجات پر عمل کرنے کی قدرت و استطاعت معاذ اللہ نہ رہے تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجہان یعنی ان خبیثا و مرتدین سے قلبی نفرت دلی بیزاری رکھنا یہ تو ہر سنی مسلمان پر فرض یقینی ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے۔

عن عبد اللہ بن عمر انہ قال واللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یقول لیکوننَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ الدَّجَالُ وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَالِ کَدَّاهُونَ تَلْفُونَ اَوْ اَکْثَرُ قَلْبًا مَا اِیَانَهُمْ قَالَ اِنْ یَاتُوْکُمْ بِسَلَةِ لَمْ تَکُوْنُوْا عَلَیْهَا

لیغیروا بها سنتکم و دیدکم فانذا را یتوهم فاحتنبوهم و دعادوهم ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ضرور ضرور قیامت کے قریب دجال ہوگا اور دجال سے پہلے میں یا تمیں سے زیادہ اور جھوٹے (دجال) ہوں گے۔ ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کی پہچان نشانیاں کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ مامور و عامل نہ ہو گے تاکہ ان گھڑی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین و مذہب کو بدل دیں خرابی کر دیں تو جب تم ان لوگوں کو دیکھنا تو ان سے دور رہنا اور ان سے دشمنی و عداوت رکھنا۔ رواہ الطبرانی اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں ”اہل البدع کلاب اہل النار“ یعنی بد مذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔

مسلمان کو ان بد مذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہیے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کتے سے دور رہتا ہے اور فرماتے ہیں ”اہل البدع شر الخلق والخلیعة“ یعنی بد مذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کینے ہیں۔

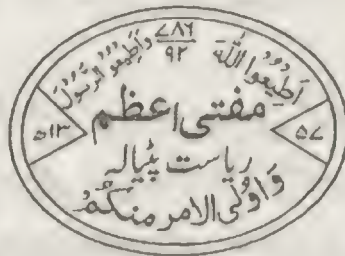
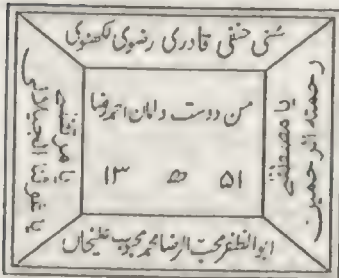
عزیز برادران اہلسنت ان مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بد مذہبوں بد دینوں مرتدوں و ہابیوں دیوبندیوں رافضیوں خارجیوں نیچریوں چکڑالویوں مرزائیوں قادیانیوں بابیوں بہائیوں آغا خانیوں خاکساریوں احراریوں کانگریسیوں مسلم لیگیوں سیاسی لیڈروں سب سے دور نفور رہو اور حتی الوسع ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی و صلاح دنیا و فلاح و نجات آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی رضا مندی حاصل ہوگی۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ آپ سب کو اور اس حقیر فقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی
توفیق بخشے اور مذہبی تصلب و پختگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بجاء النبی الامین علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلاة وادوم التسليم واللہ
تعالیٰ ویرسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین وبارک
وسلم وجل وعظم ومجدد کرم وعلیٰ امامنا الاعظم وغوثنا
الغوث الاعظم ومرشدنا وشيخنا المجدد الاعظم وعلیٰ سائر اهل سنتہ
وجماعة القائمين علی الدین الاقوام والسالکین علی الصراط الاسلام امین
یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ المقدس

فقیر ابو الطغر محبت الرضا محمد محبوب علی خان سنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی
لکھنوی غفرلہ ولاہویہ واخلویہ واهلہ ومجید ربہ المولیٰ العزیز القوی امین



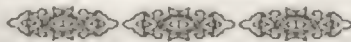
تصدیقات و لکشا

تصدیقات حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَالْوَاصِلَہٗ اَجْمَعِیْنَ۔

فقیر نے یہ مبارک رسالہ ”اربعین شدت“ دیکھا بحمدہ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دو عالم حبیب اکرم ﷺ کی دل و جان سے محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے اور یہ محبت ہر گز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین و مبتدعین سے علی حسب مراتب قلمی نفرت دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجاہبت نہ ہو۔ تو لایے تیرا زبانی ڈھکوسلا موجب غضب رب جل و علا ہے بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالا فضال والا انعام نے یہ مضمون احادیث کریمہ سے مبرہن کر دکھلایا۔ اہل ایمان اس مبارک رسالے کو حرز جان بنائیں۔ اپنا دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق وہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ

فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی خادم سجادہ عالیہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ



(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ۔

بحمدہ تعالیٰ فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ ”اربعین شدت“ از اول تا آخر دیکھا۔ سبحان اللہ عین حق و صواب پایا۔ حضرت مجیب مصیب نے ان احادیث کریمہ کو جمع فرما

کردین متین کی ایک مہتمم بالشان خدمت انجام دی۔ آج مجاہدات و ریاضات کی جان ہے۔ بدنہ ہاں و بے دینیان زمانہ کہ ان پر شدت و غلظت احکام قرآنی ہیں۔ فقیر تہ دل سے دعا گزار ہے کہ حضرت مولانا مجیب دام بالعالیٰ کی اس سعی کو سعی مشکور اور دارین میں ماجور فرمائے آمین آمین

بجاء حبیبہ ونبیہ الامین المکین علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ الصلوٰۃ
والتسلیم کتبہ الفقیر الحقیر ال مصطفیٰ سید میاں القادی البرکاتی
المارہریع خادم السعاده العلیہ العالیہ القادیہ البرکاتیہ النوریہ فی المارہرۃ
المطہرۃ



(۳) الحمد لله الذی ہدی والصلاۃ علی نبیہ محمد المصطفیٰ والہ
وصحبہ وحرثہ مصابیہ الہدی

سنی اور مصلب مسلمانوں کے خلاف آج بہت کچھ کیا اور کہا جا رہا ہے۔ دین داروں پر ہمیشہ اغیار نے حملے کئے اور آج بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ اسلام اپنے مخالفین پر شدت اور سختی نہیں سکھاتا۔ بدحواسو قیامت تک سردھنتے اور ہتھ پیر پٹتے رہو گے مگر ممکن نہیں کہ تم احکام دین و ملت اور استحکام شریعت کو متزلزل کر سکو ہاں تمہیں زر و زمین مال و ملک اور اپنی دو کوڑی کی عزت و جاہت کے مخالف کیساتھ تو مخالفت اور شدت کا زور آئے مگر سنی مصلب مسلمان جسے مذہب سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اسلام کے مخالف کیساتھ نرمی برتتے۔ مسلمانو! خبردار ہو شیادہ رواداری جس کا یہ بازاری دن رات شور مچاتے رہتے ہیں۔ نیچریت اور صلح کلیت کی پہلی سیڑھی ہے اگر اس پر قدم رکھا تو بام ہو او ہوس کی خوبصورت بلائیں تمہیں اوپر کھینچ لیں گی اور جب ان کا مطلب پورا ہو جائے گا تمہیں قعر ذلت میں

وکیل کرتھیں ”خسر الدنیا والاخرۃ“ کا مصداق بنا دے گی۔ سچا اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر ہمارے علمائے کرام اور اسلاف عظام ہمیشہ ہم کو چلاتے رہے۔ یہی راستہ ہم کو اللہ در رسول جل وعلا ﷺ تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بابرکات والالانعام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے دور فتن و شرور میں حق ظاہر فرما کر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشا اور اس زمانہ خزاں میں موسم بہار کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے جن کی خوشبو نے سنی مسلمانوں کے دل و دماغ کو معطر کیا۔

پیارے بھائیو! رسالہ ہذا کے اچھوتے مضامین پورے غور اور تدبر سے پڑھو اور تفصیل میں الجھنے کے بجائے اس کی روح تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رسالہ آپ کے دماغی انتشار میں سکون پیدا کرے گا اور آپ کے اضطراب قلبی کو دفع فرمائے گا۔ واللہ مولی التوفیق فما المفزع الا الیہ ولا الاستعانة الا بہ وهو علیٰ کل شئی قدير۔

وانا العبد الفقیر محمد خلیل خاں القادری البرکاتی عفی عنہ

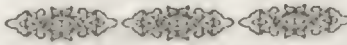
من مخدمۃ المدرسۃ قاسم البرکات مارہرہ مطہرہ



تصدیقات علمائے کرام پیلی بھیت

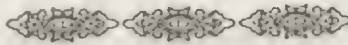
(۴) بیشک مدعی نقشبندیہ و مجددیت زید پُر مگر و کھدکا قول غلط فہم اور باطل نفع ہے حب فی اللہ و بغض فی اللہ دین اسلام کی اصل صحیح ہے۔ ہر سنی مسلمان پر لازم و ضروری کہ ہر اپنے دشمن مذہبی سے بغض و عداوت اور اپنے سنی بھائی سے الفت و محبت واجب ہو جائے۔

ابوالساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی



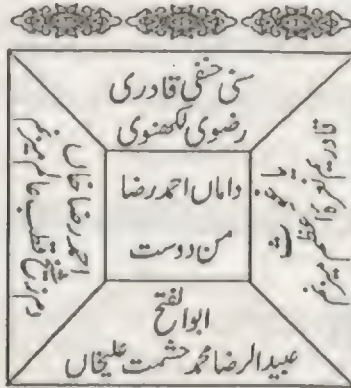
(۵) نقشبندیہ و مجددیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا زید بے قید غلط کہتا ہے۔ یقیناً فرمان الہی 'اَشْداءُ عَلٰی الْکُفَّارِ رَحْمَاءُ بِبَنِیْہِمُ' کو فرض جان کر عمل کرنا ہر شخص پر لازم حتمی ہے اور مخالفین سے دور رہنا ضروری ہے۔

وجیبہ الدین امانی غازی پوری



(۶) بیشک زید پُر مکر و کید کا قول مذکور فی السؤال کفر و ضلال واضح و آشکار ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ الحب فی اللہ و البغض فی اللہ کا صریح انکار ہے وہ اگرچہ نقشبندیہ و مجددیت کا جھوٹا دعویٰ دار ہے۔ لیکن درحقیقت خود حضرت قیم الطریقۃ الاحمدیہ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دین و مذہب پر اس کا دار ہے بلکہ عند التحقیق خود اللہ و رسول جل جلالہ و علیہ السلام ہی سے اس کی جنگ و پیکار ہے۔ قرآن عظیم میں اس کے لئے نَادُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ کی پکار ہے اس کا

ادعائے نقشبندیہ و مجددیت بلکہ سرے سے سنی مسلمان کہلاتا ہی قطعاً بیکار ہے کہ اگر اپنے اس کلمہ کفریہ سے بغیر توبہ کئے معاذ اللہ مرگیا تو مورد لعنت و اشد قہار ہے اور محالاً مخلص و نجات پزیر ہوگا۔ فتوائے مبارکہ مسیحی بنام تاریخی ”اربعین شدت“ و ملقب بلقب تاریخی مائتہ حدیث نبوی فی الشدة علی عدو البنی از اول تا آخر حق و درست و صحیح اور پر از انوار ہے اور مجیب مصیب سلمہ القریب المحیب مثلب و نصح و مستحق رحمت غفار ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و علیہ السلام فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ و لا یویہ و لا یملہ و اخریہ و احبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں پبلی بمیت یوم الاثنین السادس عشر من شعبان المعظم سنۃ الف و ثلث مائتہ و ستین من ہجرة سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ علی الہ و صحبہ اجمعین۔

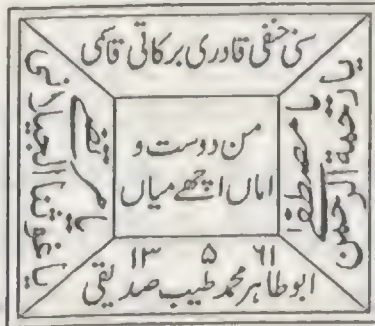


(۷) فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ مسیحی بنام تاریخی ”اربعین شدت“ مولفہ حامی سنت حامی لامذہبیت حافظ قاری مولانا ابوالظفر محبت الرضا محمد محبوب علی خاں رضوی مجددی لکھنوی دام ظہم العالی اول سے آخر تک دیکھا۔ گلشن احادیث کا مہکتا ہوا گلدستہ پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مفتی علام زید مجدد ہم العالی نے شدت و غلظت بر اعدائے دین و مومنین محبوب رب العالمین کی جو تعلیم دی ہے وہ عین حق و صحیح و صواب ہے اگر تعمق نظر

سے دیکھا جائے تو اسی شدت برائے دین کے نہ ہونے سے آج مسلمان پستی و ذلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہی ایک صفت محمودہ مسلمانوں میں آجائے تو ابھی وہ اپنے دین و ایمان کی چٹنگی کے علاوہ دنیوی عزت و وجاہت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور درحقیقت یہی شدت راز ارتقا ہے لو کہ انوایعلمون یعملون مفتی صاحب مدظلہم العالی نے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے احادیث پر اکتفا فرمایا اور سوال میں بھی خصوصاً احادیث مبارکہ ہی کی فرمائش تھی جس کو آپ نے نہایت حسن و خوبی و بہت خوش اسلوبی سے اتمام کو پہنچایا ورنہ خود قرآن عظیم اس دولت عظمیٰ سے مالا مال ہے۔ حضرت استاذی الاعظم شیرپورہ اہلسنت منظر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین مولانا مولوی حافظ قادری علامہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں قبلہ رحمہ اللہ المسلمین بطول حیاتہم القدسیہ نے اسے رسالہ مبارکہ مسمیٰ بنام تاریخی از سیرت کمیٹی میں بیس آیات کریمہ سے اس مسئلہ واضح ضروریہ دیدیہ کو واضح تر فرمایا ہے۔ بالجملہ مفتی صاحب مدظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا یہی راہ عمل ہے اور اسی میں مسلمانوں کی دنیوی و اخروی ترقی کا سر مستز ہے۔

فقیر ابوالطاهر محمد طیب قادری برکاتی قاسمی دانا پوری غفرلہ الحال خطیب جامع مسجد

شرقیہ۔ پنجاب



تصدیق راند پر ضلع سورت

(۸) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لِحَمْدِہٖ وَنُصْلِی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
فقیر نے یہ مبارک رسالہ ”اربعین شدت“ دیکھا۔ حضور اکرم ﷺ کے ان
ارشادات مبارکہ پر عمل دین و ایمان کی جان ہے۔ حضور سید عالم ﷺ سے سچی محبت کی
یہی شرط اور یہی شان ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے چاہنے والوں سے سچی محبت اور
حضور ﷺ کے دشمنوں تمام بدنہ ہوں بے دینوں سے سخت نفرت و عداوت ہو اس
کے بغیر دعویٰ محبت غلط اور باطل ہے۔ فاضل مجیب دامت مکارمہم کی اس ضروری دینی
حمایت کو مسلمان اپنا دستور العمل بنائیں۔

واللہ ولی التوفیق وحسبنا ربنا تبارک و تعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ
والسلام علی حبیبہ الجمیل وعلیٰ آلہ واصحابہ بالتکریم والتبجیل
فقیر سید عبدالقادر قادری برکاتی راندیری غفرلہ۔ ۹ شوال المکرم



تصدیقات علمائے شیخوپورہ و جھنگ

علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ و لاہور وغیرہ

- (۹) الجواب صحیح محمد عمر خطیب جامع مسجد قلعہ شیخوپورہ
- (۱۰) جواب نہایت صحیح ہے اللہ مسلمانوں کو اعدائے اسلام سے اجتناب اور احترا
کی توفیق عطا فرمائے۔ اتحاد کفار اور مشرکین میں تخریب اسلام اور تخریب دین ہے اور

بد مذہبوں اور بے دینوں سے مجتنب رہنے میں اسلام اور شریعت عزاء کا بقا ہے۔ صحبت کا اثر کسی سمجھ دار آدمی سے پوشیدہ نہیں۔

کتبہ قطب الدین از جہنگ حالوار قلعہ شیخوپورہ (ارشاد الخلفائے حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دامت فیوضہم)



(۱۱) انه لقول فصل وما هو بالهزل

بقلم محمد حسین عفا اللہ عنہ سکنہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (خلف اکبر حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دام ظاہم العالی)



(۱۲) صحیحہ الجواب والمجیب مصیب ومثاب والمنکر قد غاب
وللمخالف سوء العذاب وللمولف نعم الجزاء عند الملك الوهاب ولا اهل
البدع والنار۔ والصلوة والاسلام علی النبی المختار الذی رؤف ورحیم علی
المؤمنین وعزیز علی الکفار وعلى اله الاعیار واصحاب من المهاجرین
والانصار الذین اشداء علی المعاند والفسار۔

کتبہ الفقیر عبد المقتی السید محمد شمس الغنی غفرلہ

(۱۳) الجواب صحیحہ والمجیب نجیہ

عبد الکریم عفی عنہ الرحیم ہزاروی

(۱۴) الجواب صحیحہ والمجیب نجیہ

عبد المصطفیٰ محمد شفیع سیالکوٹی

محمد شفیع بروز جزا
من دوست و دامان آل عبا

(۱۵) الجواب صحیح والمجیب نجیب

عبدالنبی القاسم محمد بشیر آثم چہلمی غفرلہ

(۱۶) الجواب صحیح والمجیب نجیب

ابوالخیر قاضی محمد صدیق چہلمی عفا اللہ عنہ

(۱۷) الجواب صحیح

خاکپائے اہل اللہ غلام ربانی رمداسی خطیب پٹی ضلع لاہور

(۱۸) الجواب صحیح

محمد حسین بن الفاضل الحکیم محمد ابراہیم گوندلانووالہ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

(۱۹) الجواب صحیح والمجیب نجیب

بشیر حسین مجددی وچشتی فاضل خطیب جامع مسجد قبرستان گوجرانوالہ



(۲۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم -

احقر نے یہ نورانی مبارک رسالہ دیکھا۔ مجیب لیب نے نہایت محققانہ اور اہم ضروری دستور العمل مسلمانوں کیلئے پیش کیا۔ سید عالم علیہ السلام کے دشمنوں اور بدگویوں

سے نفرت و اجتناب بنیادی اصول ہے اللہ تعالیٰ مجیب مصیب کو دارین میں اجر جزیل عطا

فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین

العبد محمد حسین نعیمی مدرس دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور



(۲۱) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عزیز محترم مولانا قاری حافظ ابوالنظر محمد محبوب علی خاں قادری رضوی لکھنوی

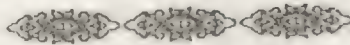
مفتی پٹیالہ و فاضل دارالعلوم حزب الاحناف ہند لاہور نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت

تالیف فرما کر اہلسنت و جماعت کے ان بھولے بھالے بھائیوں پر بڑا احسان فرمایا جو آئے دن نئی نئی تحریکوں میں اسلامی تحریک سمجھ کر شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس تحریک کی جائز مخالفت کرنے والے کو اسلام کا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اس رسالہ مبارکہ کے مطالعہ سے ہر شخص کو واضح ہو جاتا ہے کہ کافر مرتد بلکہ فاسق و فاجر کی تعظیم و توقیر شرعاً حرام اور اس کو اپنا پیشوا و مقتدا بنانا اور اپنی دینی و دنیوی حوائج کا حاجت و مشکل کشا سمجھنا اس کو اپنا قائد و سائق و رہنما بنانا اس کے نافذ کردہ احکام کو خواہ شرع کی خلاف ہی کیوں نہ ہوں آنکھ بند کر کے تسلیم کر لینا شرعاً گناہ عظیم و حرام جہیم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کفر و کافروقت و فجور سے مجتنب و نا فر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقیر ابوالبرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند اندرون
دہلی دروازہ لاہور



سید احمد
تقوٰی سراج اہل



تصدیق مالی گاؤں ضلع ناسک

(۲۲) الحمد للہ والصلوة علی اہلہا وعلی الہ وصحبہ وجندہ وحزبہ فقیر رسالہ مبارکہ اربعین شدت کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ مجیب مثاب و مفتی علام و حاضر جواب نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتوے میں زیر قسط فرمائے وہ سراسر حق و صواب ہیں۔ حق سبحانہ و تعالیٰ مفتی نبیل کو جزائے جزیل و اجر جمیل عطا فرمائے کہ مسلمانوں کو راہ صدق و صواب دکھائی۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ دشمنان دین بین و بدگویان نبی کریم ﷺ سے دلی بغض و عداوت رکھیں اور ان کی صحبت اور مخالفت کو اپنے لئے سم قاتل سمجھیں کہ اسی میں رشد و ہدایت کی چٹائی اور شاہد حق و صواب کی جلوہ گری اور اس کے خلاف میں تباہی و خرابی و نقصان و بربادی و ابتیری ہے۔ واللہ الکبیر المتعال اعلم بحقیقۃ الحال

فقیر محمد صدیق اعظمی مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالی گاؤں ضلع ناسک



تصدیقات علمائے لکھنؤ

(۲۳) حقیقت میں تعلیمات مصطفیٰ علیہ الاف التحیۃ والثناء کی جامعیت اکملیت کی خاصیت یہی ہے کہ وہ حیات انسانی کے ہر زاویہ و گوشہ میں رہنما ثابت ہوں۔ اس بناء پر ضروری تھا کہ جہاں ہم کو اپنوں و بیگانوں کے ساتھ تعلقات وابستہ کرنا سکھائے جائیں وہیں ہم اغیار و منفدین کے ساتھ بھی معاملاتی نوعیت سے واقف ہوں مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ جناب مجیب مصیب نے انتہائی محققانہ طور پر اس مخصوص پہلو کو

نمایاں کیا ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے احکامات کی روشنی میں سنی مسلمان دشمنوں و
یرگانوں سے کس طرح کے معاملات عمل میں لائیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔
عبد الرحمن حسنی فاضل السنہ شرقیہ و مستند جامعہ نظامیہ فرقہ کھنوی

(۲۴) الجواب صحیح

فقیر ابوالنصر محمد عمر قادری برکاتی قاسمی لکھنوی غفرلہ

(۲۵) الجواب صحیح

ناجیز حافظ محمد عبدالسار عفی عنہ



تصدیقات علمائے کاٹھیاواڑ

(۲۶) الجواب صحیح

فقیر پر تقصیر کمتر قلمبر سید اختر احمد ولد سید غلام محی الدین قادری رضوی مجددی
راندری غفرلہ و لا بو یہ خطیب جامع مسجد سنی بوسرہ۔ شہر پور بندر کاٹھیاواڑ۔

(۲۷) الجواب صحیح

فقیر غلام احمد رضا خاں رضوی جام جو دھپوری (فرزند ارجمند حضرت مولانا
مولوی محمود جان صاحب مدظلہم العالی خلیفہ ارشد حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ
عنہ۔ ساکن جام جو دھپور کاٹھیاواڑ۔

(۲۸) قد صم الجواب

سید شمس الحق مدرس مدرسہ مصباح العلوم قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔



تقدیق کھروٹہ ضلع سیالکوٹ

(۲۹) الحمد للہ والصلاة والسلام علی نبیہ وعلیٰ الہ واصحابہ۔

اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے۔ جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کی

لک صمت ولک اصلی و سبحت و صدقت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔ روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے اور تسبیح

شجرۃ فی الجحیم اور صدقہ سایہ ہے۔ یہ سب تو تمہارے لئے ہیں۔ عرض کی الہی دلیسی

علیٰ عمل لک یعنی جو عمل خاص تیرے لئے ہے وہ ارشاد فرما۔ جواب ملا کہ

میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے بغض رکھنا۔ ان دونوں احمدا فی

اللہ بالیقین مولانا وبالفضل اولینا قاری مولوی مفتی حافظ محبوب علی خاں زید مجدہم

مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے اس خاص مسئلہ میں جو رسالہ مبارکہ مسی بنام تاریخی

اربعین شدت تحریر فرمایا ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ

حق و صواب ہے۔ مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیق عطا

فرمائے اور حضرت مفتی اعظم صاحب پٹیالہ کے علم و عمل و عمر میں ترقی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

کتبہ الفقیر السید فتح علی شاہ الحنفی القادری الرضوی غفرلہ (خلیفہ ارشد حضور پر نور

سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ السلام) من مقام کھروٹہ سیدان من مضافات سیالکوٹ ۶

شوال مکرم روز ایمان افروز نجدی سوز و شنبہ مبارکہ

(۳۰) الجواب صحیح

فقیر محمد رفیق بڈھلا ڈوی غفرلہ التین بڈھلا ڈوہ منڈی ضلع حصار (پنجاب)

(۳۱) الجواب صحیحہ والمحبیب نجیب

محمد عبد المجید قادری چشتی اشرفی دہلوی غفرلہ خطیب جامع مسجد حنفیہ گورکھ پورہ



تصدیقات راولپنڈی

(۳۲) میرے فاضل دوست حضرت مولانا قاری علامہ ابوالظفر محمد محبوب علی

خاں صاحب قادری فاضل دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کیلئے شمع ہدایت مہیا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہے کہ یہی طریق فرسودہ خدا تعالیٰ و فرمودہ مصطفیٰ

ﷺ ہے اور یہی مسلک بزرگان دین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

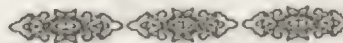
ابوالنور عبدالنبی الخیر محمد بشیر صاحب خطیب قلعہ راولپنڈی



(۳۳) حضرت مولانا محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کی یہ کتاب اربعین

شدت موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ کفار و مرتدین سے یہی سلوک لازم ہے جو اس کتاب میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

فقیر ولایت حسین پشاوری خطیب چک لالہ ڈپو



تصدیقات کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۳۴) حامداً ومصلياً۔ اما بعد۔ اگرچہ میں نے اصل رسالہ اربعین شدت نہیں

دیکھا مگر حضرت مولانا سید میاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی سلمہما اللہ تعالیٰ کے اعتماد پر ان تصدیقات کو دیکھ کر میں اس رسالہ مبارکہ اربعین شدت کی تصدیق کرتا ہوں اور پرزور تائید کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں دشمنان رسول اکرم ﷺ سے نفرت و بغض و حقارت نہ ہو وہ اضعف الایمان سے بھی خالی ہے۔ (اعادنا اللہ) واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔

الراقم الاثم ابو یوسف محمد شریف القادری الرضوی الکوثلوی عفا اللہ عنہ خلیفہ حضور پر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ رضی اللہ عنہ



(۳۵) حمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بیشک مولانا بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی خاں نے جو فتوے میں لکھا ہے۔ جس کا تاریخی نام اربعین شدت ہے جو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر فتویٰ دیا ہے۔ وہ حق و صواب ہے۔ واقعی جو خدا اور رسول جل وعلا و ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ وہ ہی صحیح مسلمان ہے اگر کوئی خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ یا دین اسلام پر طعن کرنے والا ہو تو اس کو واقعی روکنے کا حکم ہے اور اس سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے۔ چنانچہ منشی ۲۷۳ کتاب الحدود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان یهودیہ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم وتقع فیہ فخنثھا رجل حتی ماتت وابطل النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم دمھا اور اسی کتاب کے ص ۲۷۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے۔ ابو محمد الیاس امام الدین قادری رضوی کوثلوی غنی عنہ کوٹلی لوہاراں خلیفہ حضور پر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ

نقد بیقات فیروز پور چھاؤنی

(۳۶) بسم الله الرحمن الرحيم۔ حمدہ ونستعینہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فقیر نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت اول سے آخر تک مطالعہ کیا تمام مسائل کو محققہ منجھ مرچہ پایا۔ فاضل مفتی حضرت العلام مولانا مولوی حافظ قاری ابوالنظر محمد محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دامت برکاتہم نے نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عبارات فقہاء سے نہایت با وضاحت جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفیض فرماتے رہیں۔

اس دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

انا المستقر الی اللہ الفنی احمد حسین نقشبندی مجددی خطیب جامع مسجد قدیم فیروز پور

چھاؤنی



(۳۷) واقعی بدمذہب سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع العوم الظلمین ارشاد فرقان ہے محبت اللہ کا عدو اللہ سے کیا اختلاط اسی طرح محبت الرسول کا عدو الرسول سے کیا ارتباط۔ مرتدین سے کیا صلح کلیت یا رواداری ہو جبکہ من بدل دیبہ فاقتلوه (بخاری احمدی ص ۱۰۲۳)

ارشاد رسول باری ہو جل جلالہ و علیہ السلام۔ رسالہ مبارکہ اربعین شدت حق و صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان حافظ قاری مولانا محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کو جزائے خیر دے جو اس نازک دور میں

با خوف لومۃ لائم کلمہ حق کی تبلیغ حقہ کے فرض کی ادائیگی میں شب و روز مستغرق رہتے ہیں۔ آمین ثم آمین

احقر المعید محمد سعید شبلی کان اللہ لہ ایڈیٹر رسالہ شریعت و مولف تفسیر رحمت الرحمن و جامع الاحادیث و فہم مائے من الحدیث وغیرہ ناظم دینیات اسلامیہ ہائی سکول فیروز پور چھاؤنی (پنجاب)



(۳۸) واقعی مبتدعین و مرتدین زمانہ سے مجتنب رہنا عین ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ فاضل نوجوان حافظ قاری مولانا محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم پٹیالہ مدظلہ العالی کو جزائے خیر ارزانی فرمائے کہ آپ نے بڑی کدوکاوش سے رسالہ مبارکہ اربعین شدت تالیف فرما کر کلمۃ الحق کو بلند و بالا کیا ہے۔

الراقم عبدالعزیز مفتی انجمن اسلامیہ فیروز پور چھاؤنی



(۳۹) فقیر نے دیکھا یہ فتویٰ مسمی بنام تاریخی اربعین شدت حق و صواب ہے فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ قاری محمد محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دام مجدہم کو رب کریم جل جلالہ اس کی بہترین جزا عطا فرمائے کہ انہوں نے حق ظاہر فرمایا مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین فقیر محمد عبدالکریم سنی حنفی قادری برکاتی رضوی



(۴۰) الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔



تصدیق مفتی ملتان

(۴۱) هذا هو الحق الحقیق بالقبول

المفقی السید احمد سعید اکظمی الامر و هو ی غفر له الخادم مدرسه انوار العلوم ملتان۔



تنظیم المدارس کے کورس کے مطابق
درجہ نظامی کی تمام کتب دستیاب ہیں

9/-	تخصیص المنطق	150/-	انتخاب جلائین و مشکوٰۃ شریف
24/-	تعلیم المنطق	250/-	انتخاب حدیث اول
51/-	تسہیل العرف	300/-	انتخاب حدیث دوم
36/-	تسہیل النحو	100/-	الوار الحدیث
18/-	تسہیل المنطق	35/-	ابواب العرف
10/-	تخصیص اصول الشاشی	12/-	احسن التجوید
30/-	تعلیم النحو	24/-	الحق الامین
30/-	تعلیم العرف	21/-	اربعین خفیہ
9/-	خامیات ابواب	21/-	اربعین نووی
36/-	خلفائے راشدین	21/-	اربعین نبویہ
42/-	خلاصۃ الہدایہ	50/-	اصول نحو
18/-	شرح مدنی عامل	50/-	اساس عربی
12/-	صرف بہانی	27/-	اصول الشاشی (سوالہ جواب)
45/-	صرف بحر ال	45/-	العقائد والمسائل (عربی)
18/-	صرف میر	45/-	العقائد والمسائل (اردو)
36/-	علم المعیضہ	135/-	نور الایضاح (مجلد)
24/-	علم النحو	50/-	اصول منطق
24/-	علم نحو	50/-	انوار شریعت
30/-	علم العرف (کامل)	75/-	انشاء العربیہ (دوسرے)
36/-	مفتاح الرقاۃ	150/-	تیسرے ابواب العرف
50/-	مقدمۃ التجوید	140/-	ریاض الصالحین
45/-	مدنیۃ المصادر	60/-	مدنیۃ المصلی
30/-	مراجعات الارواح (سوالہ جواب)	45/-	بالا بدامنہ
150/-	قانون شریعت	18/-	علم التجوید
120/-	سیرت رسول عربی	66/-	علم القرآن
110/-	ہمارا اسلام	150/-	سیرت مصطفیٰ
150/-	سنی بیہشتی زیور	120/-	سجی زیور

غوشہ کتب خانہ شاہی روڈ باغبانپورہ لاہور

فون 042-6103874*0307-4537073

ادارہ کی دیگر مطبوعات

یہ کتاب پختی کے موضوع پر ایک صد احادیث کا مجموعہ

از بعین شدت

مصنف: حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان رضوی صاحب
ترجمہ: حافظ محمد صابر حسین چشتی

جواہر الادب

من کلام رسول العرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف: مولانا سید محمد رفیع الرحمن صاحب
ترجمہ: حضرت علامہ مفتی فضل احمد الجشتی اللاہوری

اصلاح عقائد و اعمال

مصنف: امام الحرمین مفتی علی خان بریلوی
ترجمہ: حضرت علامہ مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب
ترجمہ: مفتی فضل احمد چشتی قادری صاحب

حضرت اویس قرنیؓ کی طرف منسوب واقعہ کذب کی وضاحت پر مشتمل تحقیقی فتویٰ

مصنف: سیدنا خیر الانبیاء
ترجمہ: حضرت علامہ مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب
ترجمہ: مفتی فضل احمد چشتی قادری صاحب

توضیح العقائد

مصنف: حضرت الشہداء محمد بن الدین محمد بن الدین
ترجمہ: حضرت علامہ مفتی محمد صابر حسین چشتی

انوار شریعت

مصنف: حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب
ترجمہ: حافظ محمد صابر حسین چشتی

ناشر

عقوبت پبلیکیشنز

مین بازار مجاہد آباد مظفر پور لاہور

فون ۰۳۰۷-۲۵۳۷۰۷۳۱/۰۲۰۶۱۰۳۸۷۴

شدت اربعین ہی پرایک نظر



- ☆ بد مذہب کی توقیر کرنے سے عرش الہی مل جاتا ہے
- ☆ فتنوں کے ظہور کے وقت خاموش رہنے والے علماء و مشائخ کے اعمال قبول نہیں کئے جاتے
- ☆ اللہ تعالیٰ کے مغضوب لوگوں سے دوستانہ کاٹھنے والے پرہیزگاروں پر عذاب الہی
- ☆ جو میرا غریب امتی یہود پر لعنت کرے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا
- ☆ حضرت حسان نے کافروں، مشرکوں کے عیوب بیان کر کے مسلمانوں کو شفاء دی
- ☆ جو بد مذہب کو جھڑکے، اس کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ اس کے سوردے جنت میں بلند فرمائے گا

- ☆ بد مذہب کو دیکھو تو اس سے ترش رویی کرو
- ☆ اے اللہ کافروں کے گھروں کو آگ سے بھر دے
- ☆ بد مذہب جہنم کے کتے ہیں



ناشر

عوثیہ مکتب خانہ

مین بازار مجاہد آباد مغلیہ پورہ لاہور

فون ۳۸۷۲-۲۱۰۲۲-۶۳۱۰۶۳۷-۲۰۷۰